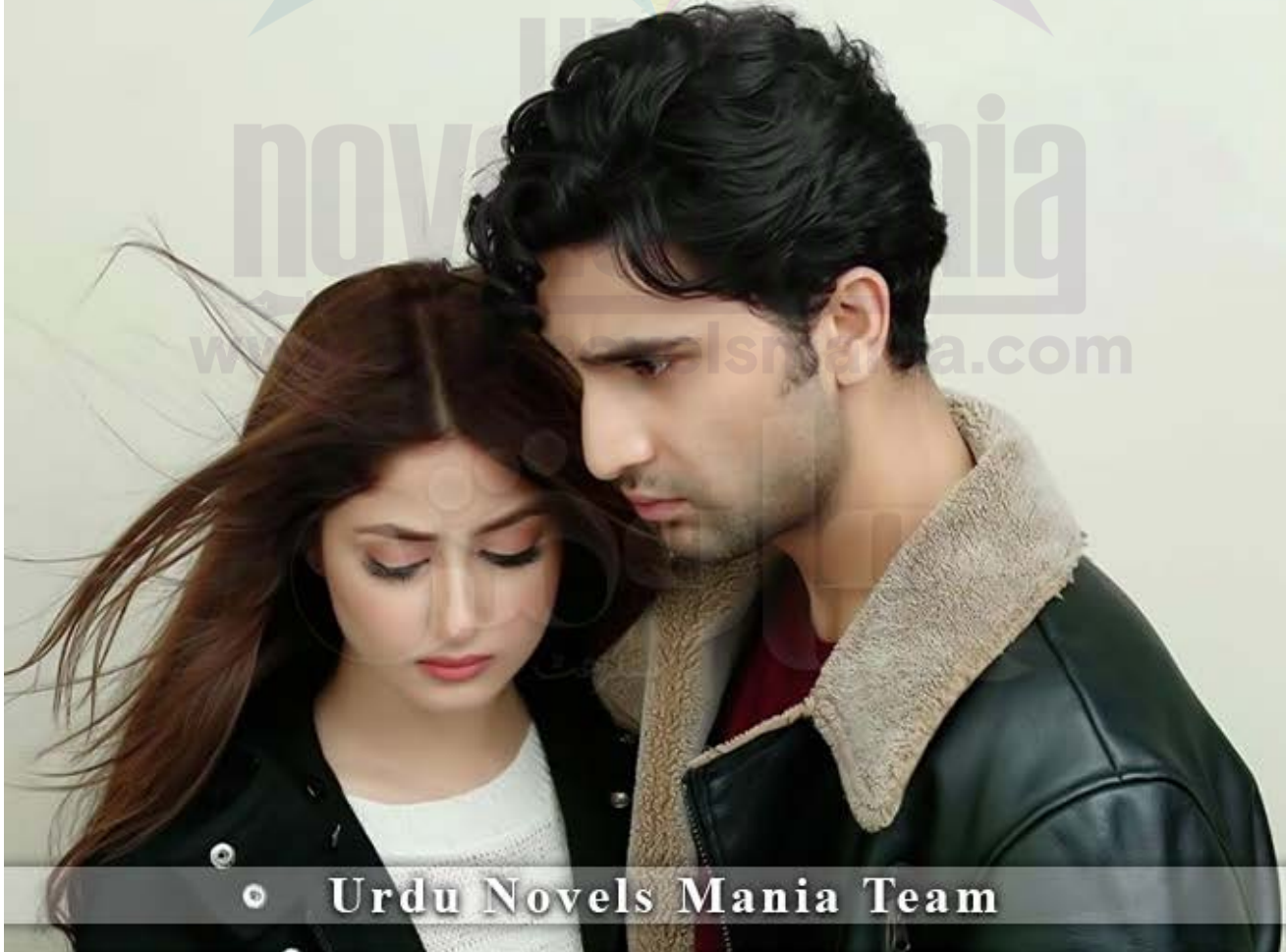




روحِ عشق

زینب شاہ



Urdu Novels Mania Team

وہ اپنی ہینزل گرے آنکھوں سے ٹائمہ (تائی) کو ڈری سہمی دیکھ رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت خوف تھا۔ اور وہ معصوم ایک مجرم کی طرح کھڑی سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہو گا اور کونسی سزا ملے گی اس غلطی کی جو اس نے کی ہی نہیں۔

”اے لڑکی تجھے منع کیا تھا کہ تو کتابیں نہیں پڑھے گی پھر کیوں ہاتھ لگایا“

ٹائمہ سرخ چہرہ لیے اس کو گھور رہی تھی کیونکہ جب وہ سٹور روم سے گزر رہی تھی تو ارشینکو کو کتابیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ پڑھنا چاہتی تھی مگر حالات نے اس کو موقع نہیں دیا۔ وہ ایک یتیم لڑکی تھی۔۔۔ اس کے والدین کا ایک کار

آکسیڈنٹ ہوا تھا اور وہ معصوم کو اس دنیا میں اکیلا چھوڑ گئے جب وہ 8 سال کی تھی

ٹائمہ اب اس کو گھسیٹتے ہوئے کچن میں لے جا رہی تھی اور وہ بھی کسی ٹوٹی ڈالی کی طرح چلتی گئی۔۔۔

ٹائمہ اس کو کچن میں لے کر آئیں اور چولہا جلانے لگی۔۔۔ یہ دیکھ کر ارشین اندر تک کانپ گئی۔

کیونکہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چولہے پر رکھ رہی تھی اور وہ مسلسل اپنا خوبصورت ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کر

رہی تھی۔۔۔ ارشین اچانک جچتے کی منت کرنے لگی۔

--

پلیزززز

۔۔ تائی امی آپ کو خدا کا واسطہ ہے ایسا مت کریں

اس کے چیتوں سے وہ روم گونج اٹھا۔۔۔۔۔ بتاتا ہو صاحب۔۔۔۔۔ میں نے ہی چیمہ دادا کو اپ کے حملے کی خبر دی ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات ابھی ادھوری تھی کہ اس نے اس کے دل کے مقام پر گولی چلائی۔۔۔۔۔ اور وہ آدمی سکت ہو گیا۔۔۔۔۔

رحمت اس کو پھنک آو۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اس پر ایک نظر ڈال کر روم سے نکل گیا۔۔۔۔۔

ارشین ابھی 8 سال کی تھی جب اس کے والدین اس

کو چھوڑ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔۔۔۔۔

ارشین کے بابا کا نام نصیر کاظمی اور ماں کا نام شہوار تھا۔۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھے۔۔۔ اپنی زندگی میں۔۔۔ جب اچانک نصیر اور شہوار کا ایکسڈینٹ ہو گیا وہ شوپنگ کے

لیے گئے تھے کیونکہ کل ان کی لاڈلی کی سالگرہ تھی۔۔۔۔۔

ان کی بیٹی بہت منت مرادوں کے 3 سال بعد ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس کی پیدائش پر نصیر صاحب کی خوشی بہت زیادہ تھی۔۔۔۔۔

دونوں اس گڑیا کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

نصیر صاحب کی بیوی کافی خوبصورت اور خوش اخلاق تھی ان کی آنکھیں گرے، میدے جیسی صاف رنگت وہ نصیر صاحب کی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اور نصیر صاحب کو ان کی معصومیت میں کشش محسوس ہوئی اور جلد ہی نکاح کر لیا۔۔۔۔۔

ان کی موت کے وقت گھر میں قیامت خیز منظر تھا 8 سال کی ارشین ان کی میت کو دیکھے جا رہی تھی دادی ما۔ اپا پاپا کو کیا ہوا وہ سو کیوں رہے ہیں۔۔۔

ارشین کے سوال کرنے پر سکیںہ بیگم پھٹ پھوٹ کر رو دیا اور ارشین کو سینے سے لگالیا۔۔۔۔۔ کچھ عرصہ بعد دادی اماں بھی ارشین کو چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئی ارشین ان کے وفات کے بعد بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ سب گھر والوں نے اس سے منہ موڑ لیا۔۔۔۔۔

وہ زیادہ امیر نہیں تھے۔۔۔ مگر کھاتے پیتے گھرانے کی تھی۔۔۔۔۔ اس کے تایا بہت نرم دل انسان تھے۔۔۔ اور ارشین کو اپنے ساتھ اسلام آباد لے آئے

جب تک تایا زندہ تھے ان کی بیوی کا رویہ بہت اچھا تھا جب وہ بھی اس دنیا سے کوچ کر گئے۔۔۔ تو ثائمہ بیگم نے حیدر صاحب کی موت کے بعد اس سے گھر کے کام کروانے لگی۔۔۔۔۔ اور میٹرک کے بعد اس کو گھر بیٹھا دیا۔۔۔۔۔ ان کو لگتا تھا کہ اس کے قدم ہی سبز ہیں

جو سب کو کھا گئی

ثانمہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔ بڑی شاہنہ اور چھوٹی دانیل تھی

دونوں ہی خوبصورت تھیں

شابنہ اس سے خار کھاتی تھی وہ اپنی ماں کی طرح اس کو جھڑک دیا کرتی

ارشین کی عمر 19 سال تھی۔۔۔ وہ بہت معصوم اور خوبصورت تھی۔۔۔ دودھیارنگت۔۔۔

کمر سے نیچے بھورے بال۔۔۔ پھولے گلابی گال اور اس میں پرتے گھڑے۔۔۔ ہینرل گرے آنکھوں پر

گھنی پلکوں کے جھال۔۔۔ اور گلابی لب وہ واقعی گڑیا جیسی تھی۔۔۔

انک اس وقت اپنے آفس میں بیٹھ لپ ٹاپ پر مصروف تھا۔

جب کاشان داخل ہوا۔۔۔

انزک اپنے کام میں اس قدر مصروف تھا کہ اس کو کاشان کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

۔۔۔۔۔ اوے کیسا مے بے وفا انسان۔۔۔۔۔

اشی اس کو گھورا...

بھوکے کچھ کھانے کو بھی منگوا لے.....

ندیدےےےے.....

رو کیوں رہا منگواتا ہوں۔۔۔

اور دونوں ہسنے لگے اور باتیں کرنے لگے.....

انزک بہت خوبصورت تھا.....

www.urdu novelsmania.com

مغرور کھڑی ناک، نیلی آنکھیں، جس میں سرد تاثر۔۔۔ عنابی لب..... اور رنگ سا نولا تھا..... مگر اس کی شخصیت میں الگ ہی کشش تھی جو دیکھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتی.....

کاشان اس کا سکول کے زمانے کا دوست تھا اس لیے ان کی دوستی بھی مثالی تھی.....

انزک اپنے بابا کا ہی بزنس سنبھالا کیوں کہ جبران صاحب کی طبیعت خراب تھی۔۔۔۔۔

بظاہر تو وہ بزنس میں تھا

مگر وہ ایسے لوگوں کے لئے جلاد تھا جو سمگلنگ۔۔۔ کلپنگ۔۔ اور لڑکیوں کی عزت پامال کرنے والے

۔۔۔۔۔

ان کو واسلے جہنم کرتا۔۔۔۔۔

اس ملک کا قانون صرف غریب پر ہی لگو ہوتا اور میر جو چاہے کرے کسی کو پروا نہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

انزک اپنا کام اتنی صفائی سے کرتا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔۔۔۔۔

مگر اس کے بابا اس کی اس بات کی وجہ سے پریشان تھے۔۔۔ اگر اس کو کچھ ہو گیا تو وہ کیسے سہ سکے گے۔۔

وہ اپنے والدین کا اکلوتا تھا

اپنی فیملی کے لیے وہ بہت نرم دل تھا۔۔

ارشین اس وقت لان میں تھی۔

ہے چھٹا سا مگر اس کو مختلف پودوں سے آراستہ کیا تھا۔۔۔۔۔

ارشین ڈر جاتی ہے.....

اور ٹائمہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتی ہے.....

ٹائمہ اس سے پانی لے کر کھانے کا پھوپھوتی ہے تو اس کو یاد آتا ہے کہ اس نے آٹا نہیں گونداد وہ ان کو ڈرتے ہوئے بتا دیتی ہے.....

"19 سال کی ہو گئی تو مجال ہے جو کوئی کام کرے وہ..... ماں باپ مر گئے مصیبت گلے ڈال گے۔۔۔

غصے سے لال پیلا ہوتے بولی.....

اور گلاس اس کو مارتی ہے.....

www.urdu novelsmania.com

اور ساتھ ہی ارشین رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔ اور کمرے سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

دائین سٹور روم سے گزر رہی تھی۔۔۔۔

جب اس کو کسی کے رونے کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔

دروازہ جب کھولنے لگی تو راشین کے رونے اور باتیں کرنے کی آواز آئی
 "کیوں ماما بابا آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ساتھ لے جاتے نہ مجھے بھی۔۔۔۔ اور زور زور سے رونے لگی
 داین کو بھی اس پر بے ساختہ ترس اتا ہے اور پیار بھی
 جب داین چہرے پر ہاتھ رکھا تو نمی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔
 پتا ہی نہیں چلا کہ کب آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

داین اس کے لیے دل سے خوشیوں کی دعا مانگتی ہے۔۔۔۔۔
 ارشین آہٹ پر مڑتی ہے کہ سامنے داین تھی۔۔۔۔۔
 اس کو دیکھ کر ارشین آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔
 میری جان مجھے معاف کر دو میں بھی کبھی کبھی ڈانٹ دیا کرتی۔۔۔۔۔
 "نہیں آپنی کوئی بات یہ سب تو قسمت میں ہونا لکھا تھا۔۔۔۔۔ آپ کا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔"
 داین اس کو گلے لگ لیتی ہے۔۔۔۔۔

کتنی کیوٹ ہے میری گڑیا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اس کا رخسار چومتی ہے
 ارشین شرم سے لال ہو جاتی ہے
 "بلش بلش۔۔۔۔۔"

وہ یہ بولتے ہی اس کے رخسار پر ہاتھ سے چوٹکی کاٹتی ہے۔۔۔۔۔۔
 آپنی نہیں کرے نہ۔۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی دونوں ہنس دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

انزک نے آج آپنی ماں سے ملنے کا سوچا۔۔۔۔۔۔

اس لئے آفس سے جلدی نکل گیا۔۔۔۔۔۔

انزک الگ اپارٹمنٹ میں رہتا ہے۔ کیونکہ جبران صاحب اس کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ لوگوں کی مدد
 تو کرتا ہے مگر غیر قانونی طور پر۔۔۔۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کے بہت دشمنی تھی۔۔۔۔۔۔

انزک نے بہت خوبصورت کوٹھی کے اگے گاڑی روکی

شام کا وقت ہے اس لیے گھر لائٹس سے جگمگا رہا ہے

وہ بہت خوبصورت اور وسیع لان سے گزر کر انر لاؤنج میں داخل ہوا

سامنے ہی اس کی ماں صوفے پر بیٹھی کتاب رہی تھی۔

ان کا چہرہ دوسری جانب تھا

انزک نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

"میرا بیٹا اگیا ہے"

وہ خوشی سے اس کو گلے لگا کر بولی۔۔۔۔۔"

ماں آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں ہو۔۔۔ ہر بار پہچان لیتیں ہیں۔۔۔۔۔"

وہ منہ بناتا بولا۔۔۔۔۔

اس کے انداز پر گوہر بیگم مسکرا دی۔۔۔۔۔"

"ماں جو ہوں تیری۔۔۔۔۔ اچھا جاو فریش ہو میں کھانا کھانا لگاتی۔۔۔۔۔"

وہ ملازم کو کھانے کا بولنے چلی گئیں۔۔۔۔۔"

انزک دس منٹ میں فریش ہو کر ڈانگ ہال میں پہنچا جہاں مختلف کھانے کی قطار تھی۔۔۔۔۔"

کھانے کے دوران جبران صاحب نے اس کو دیکھا وہ پوری طرح کھانے میں مگن تھا۔۔۔۔۔"

کیا حلات ہے آپ کے بزنس کے بر خودار۔۔۔۔۔"

وہ رعب دار آواز میں بولے۔۔۔۔۔

"بہت اچھا بابا کل ہی ایک پروجیکٹ ملا ہے کافی۔۔۔۔۔"

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب جبران صاحب دوبارہ بولے۔۔۔۔۔"

"میں دوسرے کام کی بات کر رہا ہوں کب ختم کرو گے وہ سب۔۔۔۔۔ اپ جانتے ہیں کتنا خطرہ ہے اس

سب میں۔۔۔۔۔"

وہ سختی سے بولے۔۔۔۔۔

"بابا مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے میں بس دوسروں کی مدد۔۔۔۔۔"

"مدد کسی اور طرح بھی ہو سکتی ہے اپاں سے یہ سب کچھ چھوڑ رہے ہیں۔۔۔"

"نہیں میں نہیں ہٹ سکتا پیچھے۔۔۔۔۔"

"تو نکل جائیں اور تب ہی آئے گا جب عقل آجائے۔۔۔۔۔"

وہ خاموشی سے جانے لگا۔۔۔۔۔

"یہ اپ کیا کر رہے ہیں ایک ہی تو بیٹا ہے ہمارا۔۔۔۔۔"

وہ ساری گفتگو کے دوران خاموش تھی مگر جبران صاحب کے فیصلے پر ترپتے ہوئے روکنے لگی۔۔۔۔۔"

نہیں ماما بابا بول رہے جانے کا تو چلا جاتا ہو مگر میں یہ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔ اور گاڑی کی چابی لیے گھر سے نکل گیا۔۔۔۔۔

گوہر بیگم نم آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا۔۔۔۔۔ "اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔"

انک ابھی راستے میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کہ اس کو دائم کی کال آتی ہے۔۔۔۔۔ (دائم اس کا وفادار آدمی ہوتا جو ہر ایک بات کی خبر اس کو دیتا ہے)

وہ ڈرائنگ کرتے ہوئے بلٹو تھ لگاتا ہے۔۔۔۔۔"

ہاں بولو کیا خبر ہے۔۔۔۔۔ اس چیمہ کی وہ طنزیہ بولا۔۔۔۔۔"

"سر آج رات وہ ڈر گز کے دو کٹینر ڈیور کرنے والے ہیں ہمارا آدمی بھی ساتھ ہی ہو گا اور باقی کا آپ کا پلان
 ---- اسی کے ذریعے روکا جائے گا۔۔۔۔"

مجموعہ صحیح

اور سب کو نو بجے تیار رہنے کا نولنا کوئی گر بڑ نہ ہو۔۔۔
وہ سختی سے بولا۔۔۔۔۔

وہ آپارٹمنٹ میں پہنچا اور پلان کے مطابق تیاری کرنے لگا۔
وہ دس منٹ میں فریش ہو کرں اہر نکلا اس نے بلیک پینٹ اورں لمیک ہی شرٹ تھی اس نے اپنا چہرہ ماسک سے کور کیا اور اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت وحشت ہے۔۔۔۔۔"

رات کے بارہ بجے وہ گھر سے نکلا اور ایک کلب کے اگے گاڑی روکی۔۔۔۔۔

اس کو بتایا گیا

----- کہ مال کی ڈیل اسی کلب سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اس لیے وہ ادھر آیا۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کی ٹیم بہت experienced ہے اور اس کو یقین ہے کہ وہ دوسرا کام سنبھال لے گے۔

ان کو اس جگہ بھیجا جہاں سے مال کی ڈیلوری تھی۔۔۔۔۔

وہ کلب میں داخل ہوا تو ہر جگہ شراب میں جھومتے لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔

وہ ہنکارا بڑھتا ایک روم میں گیا۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ ڈیل کرنے والے کا پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہی اس روم کے پاس پہنچا اس نے اس کے دماغ پر گول ماری اس۔۔۔۔۔ کی گن مین بولیٹ سلینسر تھا۔۔۔۔۔ اس نے لاش کو ٹھکنے لگا کر روم میں گمیا۔۔۔۔۔

.....Hi dear

اس کو دیکھ کر سب ایک دم خوف زدہ ہوئے مگر ان میں سے ایک بولا۔۔۔۔۔ اس وقت کمرے میں 5 لوگ تھے۔۔۔

Meet evil A..... وہ سرد تاثر سے دیکھ کر بولا۔۔۔

ساتھ ہی ہر ایک کو سکینڈ میں ڈھیر کر دیا۔۔۔۔۔

گولی ایسے چلاتی جیسے روئی مار رہا ہے اور۔۔۔۔۔ اپنا کام کیا اور ایک آدمی جس کو نہیں مارا اس کو بلیک روم بھیجا۔۔۔۔۔

اور کلب سے جسے آیا۔۔۔۔۔ ویسے ہی چلا گیا۔۔۔۔۔

دائین جب ارشین کا موڈ ٹھیک کر چکی۔۔۔۔۔

تو اس کو کھانا کھلایا اور۔۔۔۔۔

دائین جب ارشین کا موڈ ٹھیک کر چکی۔۔۔۔۔

تو اس کو کھانا کھلایا اور رات دیر تک دائین اور ارشین باتیں کرتے رہے۔۔۔۔۔

"اچھا سنو راشین کل ہم مال جائے گے اور کچھ شوپنگ کر لے گے۔"

ہاں ٹھیک ہے اپنی آپ چلی جانا۔۔۔۔۔

راشین عام سے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ ہم دونوں جائے گے۔۔۔۔۔ اوے منہ ٹھیک۔ کروامی سے میں بات کر لوں گی

راشین ڈر جاتی ہے ٹائمہ کا سوچ کر مگر وہ اس کو اجازت لے کر جانے کا بولی۔۔۔۔۔ توہاں میں سر ہلا

دیا۔۔۔۔۔

"چلو تم سو جاو۔۔۔۔۔ کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے اپنی۔۔۔۔۔ گوڈنا ٹیٹ۔

دائین اس کا دھیان بٹانے میں کامیاب ہو جاتی۔۔۔۔۔

اس کو ایک نظر دیکھ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

انزک نماز پڑھنے کے بعد سو جاتا ہے۔۔۔۔۔

صبح الارم کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی

وہ ٹائم دیکھ کر فوراً باتھ لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کی اج بارہ بجے میٹنگ ہے رات کو لیٹ سونے کی وجہ اس کی نیند پوری نہیں ہوئی تو دوبارہ سو

گیا۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو اس نے بلیو شرٹ،،، واٹ پینٹ کے ساتھ ہی ہاتھ میں واٹ کوٹ تھا اور کمرے سے نکل کر ناشتہ کیا۔۔۔۔۔

ماتھے پر بال بکھرے ہوئے۔۔ نیلی آنکھوں میں سنجیدگی۔۔۔۔۔
وہ واقعی خوبصورت ہے۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ آفس کے لیے نکلا۔۔۔۔۔

وہ ابھی سارے گھر کا کام کر کے فارغ ہوئی تو نماز ادا کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔

مصلہ تہہ کر کے وہ موڑتی ہے تو سامنے داین تیار کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

چلو یار شوپگ پر چلیں۔۔۔ امی سے اجازت لے لی ہے۔۔۔۔۔

راشین سر بلا کر چادر لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

اور دونوں گھر سے نکلی۔۔۔۔۔

ابھی وہ مین روڈ پر رکشے کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania .com

یار وہ دیکھ رکشہ۔۔۔۔۔ ادھر تھوڑا سا دور ہے چل سڑک کر س کرتے۔۔۔۔۔

آپی ویٹ کر لیتے ہیں نہ۔۔۔۔۔

وہ ڈر کر منع کرنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

اہو کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔

وہ ابھی ادھی سڑک کر اس کرتی ہیں جب ایک گاڑی تیزی سے بڑھتی ہے۔۔۔۔۔
 راشین ڈر کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

کاشان جو آفس سے میٹنگ کرنے کے بعد گھر رہا تھا۔۔۔۔۔
 کہ وہ سپیڈ درمیانی سے تھوڑی زیادہ ہو جاتی ہے وہ بروقت بریک لگا دیتا ہے۔۔۔۔۔
 اور راشین کو بہوش ہوتا دیکھ باہر آیا۔۔۔۔۔

کاشان پریشان ہو کر راشین کو دیکھنے آتا ہے۔۔۔۔۔
 تب سامنے داین اس کو اٹھانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔۔
 "اُم سوری مجھے۔۔۔۔۔"

وہ ابھی ادھی بات بولا کہ داین غصے سے بولی۔۔۔۔۔
 پاگل ہو کیا نظر نہیں آتا کیا جہاز اڑا رہے ہو یا گرل فرینڈ سے ملنے کی جلدی تھی۔۔۔۔۔ اتنی تیزی سے گاڑی چلا
 رہے۔۔۔۔۔
 www.urdu novelsmania.com

وہ اس کو صلوات سنار ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔
 کہ کاشان اس کو دیکھ کر کسی اور ہی دنیا میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔
 اس کی نظر اس کے چہرے پر ہی ٹھہر گئی۔۔۔۔۔

"براون آنکھیں جس میں کاجل لگا ہوا۔۔۔۔۔ چھوٹی سی ناک۔۔۔ جس میں نوز پین تھی۔۔ اور ناک پھولا پھولا کر اس کو باتیں سنار ہی تھی۔۔۔

بھرے بھرے گلابی لب۔۔۔ اس کا دوپٹہ سر سے اتر کر کندھوں پر آگیا۔۔۔ جس سے اس کے لمبے بال چوٹیا میں مکیدہ ہے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ کچھ بالوں کی آوارہ لٹیے اس کے گال چوم رہی تھی۔۔۔

"اوے مسٹر کہ ہر۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی۔۔۔۔۔

اٹھاؤ اس کو اور ہو سپیٹل چلو۔۔۔

وہ اس کو اٹھا کر بیک سیٹ پر ڈالتا ہے اور داین اس کا سر گود میں رکھتی۔۔۔۔۔

کاشان دس منٹ بعد قریبی ہو سپیٹل کے سامنے روتا ہے

راشین کو ایمر جنسی وارڈ میں لے جاتے

اور داین پریشان سی اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

کاشان دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا ہوتا ہے اور گاہے بگاہے داین پر بھی نظر ڈال لیتا۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر آتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ ڈر کر بے ہوش ہو گئی تھی اس لیے وہ ٹھیک ہے داین اجازت لے

کر اندر جاتی ہے۔ راشین کو سکون کا انجکشن لگا۔۔۔ کہ وہ تھوڑی پر سکون ہو سکے

----- میرے چاچے کے پتر ہو جو منہ پھاڑے نام پوچھ رہے ہو اور ہاں لڑکی سمجھ کر کوئی فری ہوے نا
----- تو مکہ مار کر نکسیر پھوڑ دوں گی-----
کاشان اس کے انداز پر اپنی مسکراہٹ دباتا ہے
اوکے----- کیا آپ کو ڈراپ کر دوں-----
اس کی گھوری کو دیکھ کر وہ مصنوعی ڈرتے ہوئے چلا جاتا ہے
"چھوٹا پیک بڑا دھماکہ----- کو بڑ بڑاتا کار میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے...
ہم----- بڑا ایا----- سارہ پلان خراب کر دیا اس بد تمیز نے-----
کاشان کو سوسلواتیں سناتی دانیں کے پاس چلی جاتی ہے-----
انزک رات کو لیٹ آفس سے نکلا-----
فلپٹ پہنچ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا کرنے کے انداز میں-----
کچھ دیر بعد فریش ہونے چلا گیا

اور کافی بنانے کے لیے کچن میں چلا آیا۔۔۔۔۔

اس کو کافی کی بہت طلب ہوئی۔۔۔۔۔

اچانک اس کا فون رنگ ہوا۔۔۔۔۔

کافی بناتے کال اٹینڈ کی کیو کے کا شان تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولو سب ٹھیک ہے۔

وہ مصروف سا پوچھتا ہے

نہیں۔۔۔ وہ اداس سا بولا۔

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

انزک رات کو لیٹ آفس سے نکلا۔۔۔۔۔

فلیٹ پہنچ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا گرنے کے انداز میں۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد فریش ہونے چلا گیا
www.urdu novelsmania.com

اور کافی بنانے کے لیے کچن میں چلا آیا۔۔۔۔۔

اس کو کافی کی بہت طلب ہوئی۔۔۔۔۔

اچانک اس کا فون رنگ ہوا۔۔۔۔۔

کافی بناتے کال اٹینڈ کی کیو کے کا شان تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولو سب ٹھیک ہے۔

وہ مصروف سا پوچھتا ہے

نہیں۔۔۔ وہ اداس سا بولا۔

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

"کاشان نے اس کو کل کا سارہ واقعہ بتایا۔۔۔۔۔"

مگر داین کی بات چھپا گیا۔۔۔۔۔

جو اس کی شان میں تعریف کی تھی وہ بات گول کر گیا۔۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں یار ویسے بھی لڑکی بے ہوش ہوئی تو نے گاڑی نہیں ماری نہ۔۔۔۔۔"

اور بتا کیا ہو رہا۔۔۔۔۔"

وہ ادھر ادھر کی دو چار باتیں کر کے فون بند کر دیتا ہے

"او کے خدا حافظ کل ملتے ہیں"

وہ بھر ر س می کلام کے بعد فن کاٹ دیتا ہے

داین راشین کو لے کر گھراتی۔

اس وقت شام سات بجے تھے۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم جو داینین کے لیے پریشان سی ٹھہل رہی ہوتی ہے دروازہ بچنے پر متوجہ ہوتی ہے اور دروازہ کھلتی ہیں تو سامنے داینین اور راشین کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ راشین کو باتیں سنا کر داینین کو کمرے میں جانے کا بولی۔۔۔۔۔

امی اس کی طبیعت نہیں ٹھیک میں اس کو کمرے میں لے جا رہی ہوں وہ ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم غصے سے گھور کر اندر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

"تم بھلیٹھو میں دودھ لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ۔ اس کو اپنے کمرے میں لے جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور۔ اس کے لیے دودھ لینے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ کچن سے نکل رہی ہوتی ہے کہ سامنے سی شاہنہ آتی ہے

وہ ہمارے کمرے میں نہیں سوئے گی اس کو سمجھو۔۔۔۔۔

اتنا ہی مسئلہ ہو رہا ہے تو باہر صوفے پر سو جا ویسے بھی میرے ساتھ سوے گی۔۔۔۔۔

وہ تحمل سے بول کر کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور وہ غصے سے لال پیلی ہوتی کمرے میں اکرا اپنے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔

"تم ڈرو نہیں کوئی کچھ نہیں کہتا امی تو سو گئی ہے ان کو کون بتائے گا کہ میرے پاس سو رہی۔۔۔۔۔"

چلو دودھ صیو اور سو جاو۔۔۔۔۔

کیوں کہ وہ باہر سے کھانا کھا کر آئی تھیں۔۔۔۔۔
 داین اس کو تسلی دیتی سو جاتی ہے کیونکہ اس کو شبانہ کا ڈر تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی پر سکون ہو کر سونے لیٹ جاتی ہے
 ۔۔۔۔۔

دونوں کا سنگل بیڈ ہے اور راشین داین کے پاس سو جاتی ہے۔۔۔۔۔
 صبح راشین کی آنکھ دیر سے کھلتی ہے۔۔۔۔۔
 ارے اٹھ جاو بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔
 گھر کا کام کرو اور آئندہ تو اس کمرے میں سوتے دیکھا تو ٹانگے توڑ دوں گی۔۔۔۔۔
 داین یونیورسٹی گئی تھی۔۔۔۔۔
 ثناء بیگم جب کمرے میں داخل ہوئی تو راشین کو بیڈ پر سوتے دیکھ آگ لگ گئی۔۔۔۔۔
 اور اس کو چیختے ہوئے باتیں سنارہی تھی۔۔۔۔۔
 اور ایک تھپڑ بھی مار دیا۔۔۔۔۔
 اور کمرے سے باہر نکالا۔۔۔۔۔

"اب روئی نہ تو ایک اور لگاؤ گی۔۔۔۔۔ شبانہ کے رشتے والے ارہے ہیں دوپہر میں کھانا میں کچھ اچھا بنا لینا
 ساتھ کھیر بھی اور جب مہمان آئیں تو کمرے میں چلی جانا باہر آئی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا
 اور اس کو گھورتی ہوئی کچن سے باہر چلی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

ضبط کرنے کے باوجود ایک موتی اس کی گال پر ٹوٹ کر بہتے ہیں۔۔۔
 جنہیں بے دردی سے رگڑ کر صاف کر دیتی ہے۔۔۔۔۔
 اور کھانا بنانے کے لیے چاول نکال کر چونتی ہے۔۔۔۔۔
 داین جب گھراتی ہے تو اس کو کچھ غیر معمولی حالات لگتے ہیں۔۔۔۔۔
 کچن میں جاتی ہے تو راشین چولہے کے پاس کھڑی کھانا بنانے میں مصروف ہوتی ہے۔۔۔۔۔
 میری جان کیسی ہو؟ وہ پیار سے اس کے گال چوم کر بولی۔۔۔۔۔
 میں ٹھیک آپنی آپ کب آئیں۔۔۔؟
 وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔۔۔۔۔
 ابھی آئی ہوں

کیا آج کوئی اربا ہے جو کھانے وانے بن رہے ہیں۔۔۔۔۔"
 وہ تائی امی بول رہی تھیں کہ شبانہ آپنی کوریکھنے لوگ اریے ہیں تو اسی کی تیاری۔۔۔۔۔
 اوو اچھا چلو میں چلیج کر کے اتی اور تمہاری مدد کروادیتی ہوں۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔
 وہ اس کی سنے بغیر کمرے میں فریش ہونے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔
 پھر آکر اس کی مدد کروانے لگتی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد رشتے والے بھی آجاتے ہیں وہ ان کو لاونج میں صوفے پر بیٹھنے کا بولی۔۔۔۔۔

(یہ کون ہے؟؟)

یے یے یے یے یے۔۔۔ میرے دیور کی بیٹی ہے بچاری کے ماں باپ گزر گئے ہیں میں نے ہی
سنمبلا ہوا اس بچی کو ورنہ تو سب منہ پھیر چکے تھے۔۔۔
وہ مصنوعی فکر مندی سے بولی۔۔۔۔

اچھا اچھا ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ اللہ بچی کے نصیب اچھے کرے اور لاونج میں داخل ہوتی ہے۔۔۔
مہمان کے جانے کے بعد وہ سٹور روم میں غصے سے جاتی ہے اور راشین کو دو تھپڑ رسید کر کے بولی۔۔۔۔۔
نالائق لڑکی بولا تھا نہ سٹور میں مرنا باہر کیوں نکلی۔۔۔۔۔

تائی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے ڈری سہمی بولتی ہے چپ ایک دم چپ نکل
میرے گھر سے سر کا عذاب ہے تو منحوس۔۔۔۔۔

تائی جان معاف کر دے رات ہونے والی ہے کہاں جاؤں گی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔

تو بس نکل بہت برداشت کر لیا۔۔۔۔

ثائمہ بیگم کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ کہیں رشتے والے منع نہ کر دے اور ان کی بیٹی کی خوشیاں اس کو نہ مل جائے۔۔۔۔۔

وہ اس کی سنی بغیر گھر سے باہر نکال دیا اس کے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

دائین راشین کی آواز سن کر اتی ہے مگر تب تک اس کو نکال دیتی ہیں۔

امی وہ کہاں جاے گی ابھی۔۔۔۔۔۔

چپ اندر دفع ہو۔۔

بڑی آئی ہمدرد۔۔۔۔

وہ پیر پٹختی زرخلی جاتی ہے۔۔۔۔

راشین ابھی چل رہی ہوتی ہے کہ اس کو پیروں میں درد ہونے لگتا ہے اس کے پاؤں میں چیل نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔ اور اس کو نکالتے ہوئے جب گھسیٹ رہی تھی تو پاؤں چھیل گئے تھے تکھن سے وہ ایک درخت کے

پاس چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

انزک رات کو آفس سے گھر جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ اپنے ہی دھیان میں گاڑی چلا رہا تھا کہ اچانک اس کی باہر نظر

پڑی۔۔۔۔۔۔

اس پاس کافی گھنا جنگل ہے جہاں سے بہت کم لوگوں کی آمدورفت ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کو کوو جو درد درخت کے پاس بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اتر کر باہر آیا۔۔۔۔

راشین جو بھوک اور درد کی وجہ سے بار بار بے ہوش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنی طرف اتے دیکھ وہ ڈر کر بھاگنے کے لیے جنگل میں جانے لگی۔۔۔۔۔

مگر اس کے پاؤں میں کو چیز چو بھی جس سے وہ چیخ کر وپس گر گئی اور جو اس کی طرف بڑھ رہا تھا اس سے منته کرنے لگی.....

پلیز۔۔۔۔۔ زرز ز مجھے جانے دو خدا کا واسطہ۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب اتا ہے تو وہ ڈر کر بے ہوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

انزک جب اس کے پاس گیا تو وہ اس سے منتے کرنے لگی۔۔۔

راشین کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر وہ اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔

بے ہوشی میں بھی اس کے چہرے پر ڈر نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

آندھیر ہوتا ہے کافی جس کی وجہ سے اس کو ارشٹن کا چہرہ صاف دکھائی نہیں دیتا۔۔۔۔۔

اس کو اٹھا کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیتا ہے اس پر کوئی بھی نظر ڈالے بغیر وہ ڈراؤنگ سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے

کیونکہ اس کو لڑکیوں میں ذرا ادچسپی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ جہاں بھی جاتا لڑکی تو لڑکی

لڑکے بھی اس کی پر سنیلٹی سراہتے ہیں۔۔۔

مگر وہ از سب سے بے نیاز۔۔۔۔۔ اگے بڑھ جاتا۔۔۔۔۔

وہ اپنے اپارٹمنٹ کے پاس روکا اور گاڑی سے راشین کو نکالا۔۔۔۔۔

باہر کافی روشنی تھی جس سے اس کا چہرہ نمایاں ہوا۔۔۔۔۔
وہ ایک پل کے لیے دیکھ کر ٹٹک گیا۔۔۔۔۔

چہرے پر بلا کی معصومیت۔۔۔۔۔ کمر سے نیچے بھورے بال۔۔۔۔۔ جو کچھ چہرے پر بھی بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

وہ اس سے نظر ہٹا کر اس کو اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

چھوٹے سے لونج سے گزر کر سامنے دو کمرے ہیں۔۔۔۔۔ اپنے روم کے ساتھ والے روم میں لے جا کر اس کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔۔

بلنکیٹ دیتے ہوئے اس کی نظر پیروں پر لگی جو کافی زخمی ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اہ بھر کر کمر فرسٹ ایڈ باکس لے آیا اور اس کے زخم صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی بیڈ ج کرنے کے بعد وہ لائنٹ اف کر کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد دینین بہت اداس ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ سوچتی ہے کہ شاید بہر ہو کہ ہر جائے گی۔۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر نکل کر ٹائمہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

تو وہ سو رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ دبے دبے پاؤں رکھتی دروازہ کھولتی ہے مگر کوئی بھی نہیں تھی وہ باہر نکل کر ادھر ادھر نظر دھورتی ہے

مگر کوئی نہیں ہوتا۔۔۔

وہ درازہ بند کر کے اپنے کمر میں اجاتی۔۔۔

وہ خاموشی سے رونتے روتے نیند کی وادیوں میں چلی جاتی ہے۔۔

کاشان بیڑ پر لیٹا داین کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

اوف ہے تو چلتی۔۔ غصہ کرتے ہوئے کتنی کیوٹ لگتی ہے۔۔۔۔۔ میری چلتی اب تو تمہیں اس چلتے کے

ساتھ زندگی گزارنی پڑے گی۔۔۔۔

وہ۔۔ دل ہی دل میں سجت مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔

صبح اس کی سات بجے آنکھ کھلی۔۔۔

وہ فریش ہونے باتھ روم گیا۔۔۔

شاہر لے کر باہر آیا تو وہ باتھ روم میں تھا

۔۔۔۔ کپڑے لے کر وہ ڈریسنگ روم میں چینج کرنے گیا ڈریسنگ روم سے نکل کر باہر گیا اور ناشتہ بنانے کے

لیے کچن میں اگیا وہ راشین کے بارے میں بھول ہی گیا۔۔۔۔

ابھی وہ ناشتہ بنانے میں مصروف تھا جب اس کو کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔۔۔

اس کو تب یاد آیا کہ رات کو وہ کسی لڑکی کو ساتھ لایا ہے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

تو دیکھا کہ راشین سوتے ہوئے چیخ رہی ہے۔۔۔۔۔

پلیز زرزرتائی جان معاف کر دے۔۔۔۔۔ اسندہ غلطی نہیں کروں گی۔۔۔

کسی کے سامنے نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔

مجھے مت نکالے۔۔۔۔۔

وہ پسینے میں شرابور ہو گئی تھی اور بیڈ شیٹ مٹھیوں میں جھکرا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ فوراً اس کے پاس آیا اور اس کو اٹھانے لگا۔۔۔۔۔

ہیے۔۔۔۔۔ get up its ok u are are safe know۔۔۔۔۔

وہ اس کو اٹھانے لگتا ہے

راشین اس وقت اتنی ڈر جاتی کہ وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی۔۔۔۔۔

جب وہ اس کے سینے سے لگی تو انزک ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔

اور اس کے سر کو دیکھا۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

۔۔۔۔۔ اس کو خود سے الگ کیا۔۔۔۔۔

تو اس کی ہیزل گرے آنکھوں میں دیکھا جو اس وقت سورخ ہو رہی تھی جس سے اس کی آنکھوں میں کشش

تھی وہ سر جھٹکتا نظرے جھکا گیا۔۔۔۔۔

جب اس کو ہوش آیا کہ وہ کسی انجان کے ساتھ ہے تو بے حد شرمندگی نے ان گھیرا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

وہ ایک پل کے لیے ڈر گئی جب انک نے اس کو ڈرتے دیکھا تو وضاحت دینے لگا۔۔۔۔۔

کل اپ کی حالت ٹھیک نہیں تھی تو اس لیے ساتھ لے آیا کوئی اپ کو نقصان بھی پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔۔

اپ کے گھر کا جیسے ہی پتا چلتا ہے۔ میں اپ کو لے جاؤ گا۔۔۔۔۔ وہ اس کو ناشتہ دیے کر افس چلا جاتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔

دائین بہت پریشان اور اداس ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اس لیے ناشتہ کیے بغیر ہی یونیورسٹی چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور ٹائم بیگم سے بھی ناراض ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ غائب دماغی سے کلاس لیتی ہے۔

انکی دوست اس کو بہا ہر لے جانے کا بولی مگر وہ انکار کر گئی۔۔۔۔۔

اور گھر کے لیے نکل گئی وہ پیدل ہی چلنے لگی جب کاشان نے گاڑی روکی۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں چلتی جا رہی تھی اس لیے اس کو سامنے کاشان کی گاڑی نظر ہی نہیں آئی

وہ آہستہ چلا رہا تھا جس کی وجہ سے بروقت بریک لگائی۔۔۔۔۔

دائین بھی سوچوں کی دنیا سے باہر ای اور سنانے کے لئے غصے سے گاڑی والے کے پاس گئی۔۔۔۔۔

کاشان کو دیکھتے ہی وہ غصے سے لال ہو جاتی ہے۔۔۔۔

کاشان بھی کار سے باہر اجاتا ہے روڈ پر دوپہر کے وقت اکثر لوگوں کی قلت ہوتی تھی۔۔۔۔۔

ہیے۔۔۔۔۔ تمہیں گاڑی چلانے نہیں آتی تو چلاتے کیوں ہو۔۔۔۔۔

ہر بار بار میرے راستے میں آجاتے ہو۔۔۔۔۔

ٹھہر کی انسان

"محترمہ میں گاڑی صبح جگہ پر چلا رہا تھا اس بار آپ میری گاڑی کے سامنے تشریف لائیں ہیں اگر نہ روکتا تو ابھی آسمان میں ستاروں کے ساتھ ہوتی آپ ہو شاید کسی کے خیالوں میں گم تھی۔۔۔۔۔ شاید میرے۔"

وہ شرارت سے اس کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

پہلے تو دانیل کو غلطی کا احساس ہوتا ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کی آخری بات پر اس کو غصے سے دیکھ کر

www.urdu novelsmania.com بولی

اپنی اوقات میں رہو یو ٹینڈے۔۔۔۔۔

وہ اس سے پہلے اپنی بات مکمل کرتی کا شان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔ اور وہ اس کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔

میں کا شان ہوں آج کے بعد بھی یہی بولاو گی ورنہ نتیجے کی ذمہ دار آپ خود ہو گی۔۔۔۔۔

وہ اس سختی سے س کے کان میں سرگوشی کرتا ہے۔۔۔۔۔

دائین کی زبان تالوں سے ہی چپک گئی تھی

امید کرتا ہوں کہ آپ میری بات سمجھ گئی ہیں۔۔۔۔۔

دائین جذب کی حالت میں اپنی گد ن ہاں میں ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔

"کاشان قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ لال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

دائین جب ہوش میں آتی ہے ے وزور سے اس کے ہاتھ میں ناخن چبھتی ہے۔۔۔۔۔

کاشان جیسے باڈی بلڈر کو کچھ ہوتا تو نہیں ہے مگر وہ اس کا ہاتھ کمر سے ہٹا لیتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بھاگنے والے انداز میں چلنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

ارے او گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔۔

وہ ہانک لگاتا ہے مگر وہ انسنی کرتی آگے بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

کاشان بالوں میں ہاتھ پھیرتا گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

دائین سارا دن بور ہوتی رہتی ہے۔۔۔۔۔

انزک کے گھر ایک کام والی آتی ہیں جو گھر کی صفائی کر کے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی عمر چالیس سال ہوتی ہے

اور امانت دار بھی۔۔۔۔۔

وہ راشین کو دیکھ کر تھورا حیران ہوتی ہے مگر۔۔۔

وہ سوچتی کہ مجھے اس سے کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ راشین کو کھانا بھی کھلا دیتی ہے اس سے کوئی بات نہیں کرتی اور انزک کے انے سے پہلے چلی گئی۔۔۔۔۔

انزک رات کو آفس سے لیٹ آیا تھا۔۔۔ اتے اتے اس کو رات کے نو بج چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ راشین کو دیکھنے کمرے میں جاتا ہے تو وہ بے خبر سوئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اور اس کے بال تکیے پر بکھرے ہوئے تھے وہ اس کے قریب جاتا ہے اور اس کو کچھ دیر ایسے ہی دیکھتا رہتا

ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ نیند میں بے چین ہے۔۔۔۔۔ اس کی نظر پیروں پر پڑی جن کو وہ بار بار بیڈ سے

رگڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کو یاد آتا ہے کہ وہ اس کی صبح پٹی چیلنج کر کے نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ الماری سے باکس لے کر آتا ہے تو اس کی ڈریسنگ کرنے لگتا ہے۔۔۔۔۔

اس کے ذخم میں سے چھوٹی چھوٹی خون کی بوند نمایاں ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ ڈریسنگ کرنے کے بعد روم سے چلا جاتا ہے اور فریش ہوتا ہے۔۔۔۔۔

راشین کی آنکھ فجر کے وقت کھلتی۔۔۔۔۔

پاؤں میں زخم کی وجہ سے وہ لیٹی رہتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔۔۔۔۔

وہ۔ اس وقت بہت لمبے بس محسوس کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہے۔۔۔۔۔

انزک نماز پڑھ کر سو جاتا اس کی صبح الارم کی آواز سے انکھ کھلتی ہے الارم بند کرتا وہ الماری سے کپڑے لیے

باتھ روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ باہر ات ہے۔۔۔۔۔ کلائی میں گھڑی ڈالتا ہے۔۔

اپنے بالوں کو جیل لگا کر کھڑے کرتا وہ کافی جاذب لگ رہا تھا اس کی پسینلٹی کی وجہ سے لڑکیوں میں کافی

مقبول پایا جاتا ہے مگر وہ سب سے بے نیاز ہوتا اگے بڑھ جاتا۔۔۔۔۔

تیار ہونے کے بعد خود پر ایک نظر ڈال کر ناشتہ بنانے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ راشین کے لیے بھی ناشتہ تیار کر کے کمرے میں داخل ہوتا ہے وہ اسی ہی بے نیاز تکیے کو سینے سے

لگائے سو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ناشتہ رکھ کر چپ چاپ افس کے لیے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔

"یہ لڑکی پاگل کر دے گی مجھے۔۔۔۔۔ اس کا جلد از جلد پتا کروانا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کار چلاتے ہوئے دل ہی دل میں سوچتا ہے

دائین جب گھر میں داخل ہوتی ہے۔۔۔۔۔

تو سامنے ہی لاؤن میں وہ کرسی پر بیٹھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

وہ ان کو نظر انداز کرتی اگے بڑھنے لگی جب ٹائم بیگم اس کے پاس آئی اور بولی۔۔۔۔۔

"اگیا میرا بچہ تو ہاتھ منہ دھو کر ایس کھانا تیرے لیے کھانا گرم کر کے لاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"امی کیا ہو گیا ہے آپ کو ذرا برابر بھی فکر نہیں ہے آپ کو کہ وہ اس وقت کدھر ہوگی اتنی معصوم ہے وہ دنیا ہی کہاں دیکھی ہے کیسے کیسے لوگ ہوتے۔۔۔۔۔ جو ایک پل نہیں لگاتے لڑکی کو نوچنے میں بولتے بولتے اس کی آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔"

وہ ابھی بول ہی رہی تھی

کہ ٹائمہ بیگم نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔۔۔

اچھا بلا ٹلی سر سے۔۔۔۔۔

میں تو شکر کرتی ہوں۔۔۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میری بلا سے بھاڑ میں جائے۔۔۔۔۔

چل اجا کھانا لگا دوں۔۔۔۔۔

وہ چیخ کر بولی۔۔۔۔۔

نہیں کھانا کچھ بھی۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

آپ کھائے پیئے خوشیاں منائیں۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

ہمممممم شکر نہیں کرتی جان چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے میری بچی پر۔۔۔۔۔

راشین کو بدعائیں دیتی۔۔۔۔۔

وہ اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

رات کو داین کے سامنے صبح والا منظر اگیا۔۔۔۔۔

ہممم ٹھہر کی اور لنگور نا ہو تو۔۔۔۔۔

میں کیوں سوچوں اس پاگل کے بارے میں۔۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی سونے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد:

راشین کو رہتے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں بیٹھ کر یہ سوچ رہی تھی کہ وہ انزک کو کیا بتائے گی۔۔۔۔۔

کہ اس کو تو گھر سے نکال دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

میں جھوٹ بول دوں گی۔۔۔۔۔

کہ راستہ بھٹک گئی تھی اور بتائی سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔ ایسا ہی کروں گی۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچوں میں گم ہوتی ہے کہ کام والی آتی ہے۔۔۔۔۔

بیگم صاحبہ۔۔۔ صفائی کر دی ہے کھانے میں کیا بنانا ہے۔۔۔۔۔

نہیں تو رہنے دو میں بنا لوں گی وہ کندھے اچکا کر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ کھانا بنانے کے لیے اٹھتی ہے۔۔۔

انزک آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔۔۔

جب کاشان داخل ہوا۔۔۔۔۔

اس نے ہلکا سا سر سامنے دیکھ کر واپس لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا۔۔۔

خیر ہو کیوں بلایا ہے۔۔۔۔۔

وہ چیر گھسیٹ کر بھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

نزک لیپ ٹاپ بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

یار کچھ ڈسکس کرنا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بول بھی کیا بات گھوم رہا ہے

وہ جھلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پھر وہ اس کو اس رات سے لے کر ساری بات بتانا ہے۔۔۔۔۔

بات جب بتا دیتا ہے تو وہ سر پیچھے کر سی پر ٹکا دیتا ہے۔۔۔۔۔

واہ کیا فلمی سین ہوا۔۔۔۔۔

وہ اداکاری کرتے ہوئے ہاتھ سامنے ہوا میں پھیرتا ہے جیسے سامنے سین چل رہا ہو۔۔۔۔۔

آندھیر نگر میں لڑکی اکیلی جنگل میں۔۔۔۔۔

لڑکا بھاگتا ہوا جاتا ہے ہو ا میں بال لہر رہے ہے اور لڑکی کو باہوں میں اٹھا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی اداکاروں کی طرح اشاروں کے ساتھ بول رہا ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔ انک اس کو غصہ سے گھورتا ہے وہ

واپس سنجیدہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

مگر اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔۔۔۔

مجھے محبت نہیں عشق ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

اس کے وجود سے لے کر روح تک۔۔۔۔

روح عشق میں مبتلا ہو گیا ہو۔۔۔۔۔

اس کو سنجیدہ دیکھ کر کا شان بھی سیرس ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

تو تو بول دے نہ۔۔۔۔۔ آخر ایول اے ہے۔۔۔۔۔

مگر وہ بہت معصوم ہے۔۔۔۔۔

اگر اس نے انکار کر دیا ڈر کے۔۔۔۔۔ اس کا پتہ بھی کروالیا ہے بہت ظلم سہتے زندگی گزاری میں تو اس کو

کانٹا بھی نہ چمکنے دوں۔۔۔۔۔

وہ راشین کا چہرہ خیالوں میں دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

یار ٹینشن نہ لے سب اچھا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ مان جائے گی۔۔۔۔۔

خدا کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اہ بھر کر بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انزک افس سے جلدی گھر آجاتا ہے۔۔۔۔۔

اس وقت شام کے سات بج چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب فلیٹ میں داخل ہوا تو راشین کچن میں کھڑی سلاڈ کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انزک اس کا ہولیہ دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اسی کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور بیڈ شیٹ ڈوپٹے کی طرح لے رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سلاڈ کاٹ کر مڑی تو سامنے انزک اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ کب اے۔۔۔۔۔ ابھی آیا ہوں۔۔۔۔۔ اپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے ہوئے کچن میں ساتھ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی نظر سے کنفیوز ہوتی لڑکھڑا کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔۔ میں بریانی بنائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فارغ۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ سوچا۔۔۔۔۔ بریانی۔۔۔۔۔ بنا لوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ وہ ڈونگے کا ڈھکن اٹھا کر دیکھتا بولا۔۔۔۔۔
 وہ اس سے نظر ملا کر بات نہیں کرتا تھا ادھر ادھر ہی دیکھتا تھا۔۔۔۔۔
 کل میرے ساتھ چلنا شوپنگ کروادوں گا۔۔۔۔۔
 میں ابھی فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔
 وہ محض ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

لڑکے والوں کو شبانہ پسند آجاتی ہے اور تین دن بعد نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کرنے کا بولے۔۔۔۔۔
 لڑکے کا کوئی لیدر کی جیکٹ کا کاروبار تھا ان کو یہی بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔
 اور ٹائم بیگم کو بھی وہ کافی پیسے والے لگے تو انھوں نے ہاں کر دی۔۔۔۔۔
 ان کے محلے میں رشتے کروانے والی تھی اسی نے یہ رشتہ دکھایا۔۔۔۔۔
 ٹائم بیگم یہ سن کر آنکھیں ہی کھل گئی کہ لڑکے کا اپنا بزنس ہے۔۔۔۔۔
 اور کافی امیر ہیں۔۔۔۔۔

ان کو ڈر تھا کہ لڑکے کی ماں راشین کو پسند نہ کر لے۔۔۔۔۔ اس لیے مار پیٹ کر کے گھر سے چلتا
 کیا۔۔۔۔۔

دائین بہت بے دلی سے ٹائم بیگم کے ساتھ شاپنگ کرنے جاتی۔۔۔۔۔

توروک کراس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

میرا نام راشین ہے۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ ناقس نیمم۔۔۔

اس نے دل سے تعریف کی۔۔۔۔

ویسے مطلب کیا ہے اس نیم کا؟؟؟

میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔ بابا نے نیم رکھا ہے۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔ گڈ۔۔۔۔۔

ویسے اب اس دن سڑک پر۔ اکیلی کیوں تھی۔۔۔۔۔

راشین نے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔

اور فوراً نظرے جھکا گئی۔۔۔۔۔

وہ س دن گھر۔ کاراستہ بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

مارکیٹ سے رکشہ نہیں ملا تو پیدل چلنے لگی۔۔۔۔۔ کچھ لڑکے مجھے تنگ کرنے لگے تو بھاگنے لگی بیچ گئی

تھی۔۔ مگر میں کسی اور ہی جگہ اگئی

وہ اکھاٹنے کی پلیٹ پر نظر ڈال کر بولی۔۔۔۔۔

صحیح

وہ اس کے بارے میں ساری انفارمیشن نکواچکا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ اس کی بات بھی سننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
 اس کو حیرت ہوئی کہ وہ ایسی عورت کے لیے جھوٹ بول رہی ہے جس کو بالکل بھی اس کی پروا نہیں ہے۔۔
 اپ کے امی ماما بابا کہاں ہے۔۔۔۔۔

وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔۔۔ انک نے اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ محسوس کی۔۔۔۔۔
 اوہ۔ ایم سوری۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہوا تھا۔۔۔۔۔
 اپ کس کے ساتھ رہتی تھیں۔۔۔۔۔
 تائی کے گھر۔۔۔۔۔

وہ اتنا بول۔ کر۔ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔
 ہم۔۔۔۔۔

میں پتہ کروالیتا ہو
 www.urdu novelsmania.com

کیا اپ مجھے چھوڑ کر آئے گے۔۔۔۔۔
 ہاں۔۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کو شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ سب جانتا ہے۔۔۔۔۔۔۔
 اس لیے حامی بھر لی۔۔۔۔۔

راشین سوچ رہی تھی کہ وہ تائی امی کو منالے گی مگر ایسے کسی کے ساتھ نہیں رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ انزک اس سوچ رہا تھا شاید اس ثائمہ بیگم کا رویہ بدل جائے اور۔ وہ ان سے شادی بھی کر لے گا وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تھا

اس کی ماں نے اس کو عورت کی عزت کرنا سکھائی ہے۔۔۔۔۔

اس لئے وہ اس کی رضامندی سے اپنا ناچا ہوتا تھا۔۔۔۔۔

گھر کو کافی خوبصورتی سے سجایا گیا۔۔۔۔۔

اور آج گھر میں ڈولکی رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

اور اگلے دن مایوں رکھا۔۔۔۔۔

اس میں شامی۔ ہ بیگم کے رشتے دار اور محلے کی لڑکیاں اور عورتیں تھیں۔۔۔۔۔

جس سے گھر میں بہت رونق تھی۔۔۔۔۔

انوک کی اچ بہت اہم میسٹنگ تھی جس کی وجہ سے وہ جلدی نکل گیا گھر سے۔۔۔۔۔

وہ تقریباً سارا دن ہی میٹینگ میں مصروف رہا۔۔۔۔۔

اس لیے رات نو بجے افس سے نکلا۔۔۔۔۔

راستے میں شوپنگ مال دیکھا تو راشین کے حلیے کو سوچ کر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے اور راشین کے لیے کچھ ڈریس لیے اور گھر کے جانے کے لیے تیزی سے ڈرائنگ کرنے لگا کیونکہ گیارہ بج چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ گھر پہنچا تو اندر داخل ہوتے س کو کافی خاموشی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

کمرے میں دیکھا تو وہ بلیکٹ سر تک لئے گہری نیند میں تھی۔۔۔۔۔

وہ اندر آیا اور صوفے پر شوپنگ بیگ رکھ کر باہر آگیا۔۔۔۔۔

فریش ہو کر وہ کچن میں گیا اور اپنے لیے کافی بنانے لگا۔۔۔۔۔

شبانہ کا آج مایوں تھا۔۔۔۔۔

گھر میں کافی رونق اور گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم تو شبانہ کے وارے نیارے جاد ہی تھیں کہ ان کی بیٹی کا نصیب کتنا اچھا ہے۔۔۔۔۔

دائین کمرے میں بیٹھ پر لیٹی کسی غیر مرای نقطے کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

جب ثائمہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

دائین جلدی سے تیار ہو کر نیچے اجاؤ تمھارے بابا کے دوست کی فیملی بھی آرہی ہے۔۔۔۔۔

تو میرا کیا لینا دینا ان سے۔۔۔۔۔

وہ استمنا کر بولتے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

پانچ منٹ میں تیار ہو کر او۔۔۔۔۔

وہ حکم دیتی کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

دائین منہ کے زاویے بناتی کپڑے لے کر۔۔۔ باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم مسکراتے ہوئے دروازے پر گئی۔۔۔

کیونکہ ان کے خاص مہمان جو آئے تھے۔۔۔۔۔

السلام علیکم میں اپ۔ کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ کا شان کی امی سے گلے ملتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

سوری تھوڑا لیٹ ہو گئے دراصل ٹریفک بہت تھا۔۔۔۔۔

کاشان وضاحت دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کاشان کے بابا اکبر۔۔۔

دائین کے بابا حیدر کے بہت اچھے اور گہرے دوست تھے۔۔۔۔۔

ان کے بزنس میں پارٹنر بھی۔۔۔۔۔

ان کی وفات کا سن کروہ کافی دکھی ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اس وقت وہ باہر امریکہ میں اپنی فنیملی کے ساتھ تھے۔۔۔۔۔

بزنس کا جو حصہ تھا وہ ان کی بیوی کو ہی دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

ان کا گزارہ کافی اچھے سے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

گھر زیادہ بڑا نہیں تھا مگر کافی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

چھوٹا سا لاون میں دو گھنے درخت ہیں۔۔۔ اور بہت خوبصورت پھولوں کی کیاریاں بھی تھیں۔۔۔۔۔

اندر داخل ہو تو تین کمرے، سٹور روم اور کچن ہے اور لاونج بھی۔۔۔۔۔

ارے کاشان تو اتنا بڑا ہو گیا۔۔۔

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بولیں۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ بھابھی اپ کا بیٹا تو چاند کا ٹکڑا ہے۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم مسکرا دی۔۔۔۔۔

اور بھائی صاحب کیسے ہیں۔۔۔۔۔

اللہ کا شکر بھابھی بالکل ٹھیک۔۔۔۔۔

اتے اندر۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

وہ سب اندر لاونج کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

جہں فنکشن رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

انہوں نے شبانہ کو دعائیں دیں اور کچھ پیسے دیے۔

دائین جب کمرے سے باہر اتی دکھائی دی تو ثائمہ بیگم نے اس کو آواز دی۔۔۔۔۔

دائین ان کے پاس آگئی۔۔۔

جی امی۔۔۔

وہ۔ ان کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔

بیٹی! یہ اکبر بھائی ہیں تمہارے بابا کے دوست۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ ثائمہ اپ کی تو دونوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں۔۔۔۔۔

دائین کی نظر فاطمہ بیگم سے ہوتے کا شان پر گئی تو اس کے ذہن میں سچھی ملاقات آئی۔۔۔

کا شان تو مبہوت سا بس اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ملٹی شیڈ لہنگے میں بالوں کا میسی سا جوڑا بناے۔۔۔

ہلکے میک میں پری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم نے راشین کا پھوچھا کیونکہ ان کو اکبر صاحب نے بتایا تھا کہ ان کے پاس ان کی بھتیجی بھی ہے جس کو

حیدر صاحب اس کے والدین کی وفات کے بعد اپنے پاس رکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

کیا بتاؤ بھابھی۔۔۔

اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی منہ کالا کر کے۔۔۔۔۔ ظاہر ہے ماں باپ جو گزر گئے تو کون اس کی

طرف متوجہ ہوتا۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

اپ ہنس میں چائے بھجواتی ہو۔۔۔۔۔

وہ ان کو کمرے میں لے گئی اور صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔۔

دائین ان کے لیے چائے لو۔۔۔۔۔

وہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئی کیونکہ کا شان اس کو شرارت سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی نظروں سے گھبراتے کچن میں اگئی۔۔۔۔۔

ماما میں اتنا ہوں ایک کال کرنی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ دائین کو ڈھونڈتے کچن میں اگیا۔۔۔۔۔

ہاے۔۔۔۔۔

وہ دانت دکھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

دائین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے دانت توڑ دے۔۔۔۔۔

یہاں سے جاو۔۔۔۔۔

ورنہ چائے کی پتیلی اپ کے سر ڈال دوں گی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس کی بات کا جواب دینے والا تھا جب باہر کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔۔۔

راشین کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر وال کلاک پر پڑی جہاں صبح کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے چیل اڑتی باتھ روم میں جانے لگی جب اس کی نظر صوفے پر پڑی جہاں کچھ شوپنگ بیگ دکھائی
دئے اس نے کھولا تو اندر کچھ ڈریس تھے جو زیادہ تر فراک تھی۔۔۔۔۔

س نے ایک نظر اپنے اوپر ڈالی اور بلک کلر کاڈریس لے کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

باہر اکر اپنے گیلے بال ایسے ہی باندھ کر نماز ادا کرنے لگی پھر۔۔۔۔۔ بعد میں وہ اپنے بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔۔

ناشتہ میں کافی وقت تھا۔۔۔۔۔

تو وہ چادر لے کر دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔

اس کی انکھ صبح اٹھنے کے کھلی

سر پر سلیقے سے دوپٹہ اوڑھ کر وہ باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

وہ ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

اسی وقت انک بھی کمرے سے باہر آیا اور اس کی نظر جب ارشین پر گئی۔۔۔

تو مبہوت سا اس کو دیکھتے گیا۔۔۔۔۔

کالے فراق میں سر پر دوپٹہ اوڑھ کر وہ کوئی کانچ کی گڑیا جیسی معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر ڈال کر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اپ۔ کب اتے۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

جب اپنا شہ بنارہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ بس ابھی دیتی۔۔۔۔۔

وہ پراٹھے لا کر میز پر رکھنے لگی تو وہ وہ بھی کر سی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اپنا شتہ نہیں کرو گی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ میں کر چکی۔ پہلے اپنے لئیے ہی ناشتہ بنایا تھا۔۔۔۔۔ اوہ صبح۔۔۔۔۔ وہ جانے لگی کہ۔ اس کی بات پر روک گئی۔۔

۔ اپ کے گھر کا معلوم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ پلٹ کر اس کے پاس چلی آئی۔۔۔

تو ہم کب جائیں گے۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ایک شرط پر۔۔۔۔۔

وہ نوال توڑتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔

وہ فوراً بولی۔۔۔۔

اپ۔ اج کا ٹائم میرے ساتھ سپنڈ کرو گی اوکے۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں چلی جاتی ہے

وہ دل۔ ہی دل میں بہت پریشان تھی کہ ٹائمہ بیگم اسانی سے مان جاے وہ۔ ساری زندگی۔ ان کی مار کھالے گی

مگر اسندہ کوئی غلطی نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

انزک باہر اداس بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

کہ اج ارشین چلی جاے گی۔۔۔۔۔

مگر وہ اس کی تائی سے بات کر کے نکاح کر لے گا۔۔۔۔۔

۔۔۔ وہ اس۔ بات۔ سے مطمئن تھا۔۔۔۔۔

اس کی اپنی واچ پر نظر پڑی تو گیارہ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ ناشتہ کر کے ارشین کے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔۔۔۔۔

وہ جو سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔۔

س کو اندر آنے کے اجازت دی۔۔۔۔۔

اپ ریڈی ہو جائیں او بیسکینگ کر لے میں باہر ویٹ کر رہا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

سنیے۔۔۔۔۔

وہ اس کی آواز پر مڑا۔۔۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔۔۔۔ آپ نے بہت مدد کی میں سب ادھار دے دو گی۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔

اس کے آخری الفاظ پر کان ساے ساے کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔

اس کو ایک پل میں اتنا غصہ آیا کہ اس کی نیس ابھرنے لگیں۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک قدم اہستہ اہستہ اس کی طرف بڑھا رہا تھا دوبارہ بولنا وہ دانت پستے بولا۔۔۔۔۔

وہ بھی پیچھے ہوتے ہوتے دیوار کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ میں وہ۔۔۔۔۔۔۔

بھائی نہیں انک نام ہے میرا۔۔۔۔۔

وہ اس کی چہرے پر نظر گاڑھے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

ارشین کا چہرے پر ایک رنگ ا رہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ زمین پر نظر گاڑھے ہے چپ کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ای بات سمجھ۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔۔ ج۔۔۔۔۔ ج۔۔۔۔۔ جی وہ اتنا ہی بول پائی۔۔۔۔۔

انزک کو اس وقت بہت ہسی آئی۔۔۔

میں ویٹ کر رہا ہوں باہر اجانا پ۔۔۔۔

وہ مثبت میں گردن ہلا گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر نکل گیا جب کہ وہ گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ ارشین کو پہلے کچھ جگہ گھمانے لے گیا۔۔۔۔

اور واپسی پر کھانا بھی کھلایا۔۔۔۔

پہچتے پہنچتے کافی وقت ہو گیا۔۔۔۔۔

اس وقت مغرب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کو گھر کے لیے لے کر نکل گیا۔۔۔۔

وہ لوگ ایک گھنٹے تک پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

انزک بہت۔ اداس ہے کہ اس کو ارشین کو۔ گھر چھوڑنا ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے گیٹ کے سامنے گاڑی روکی۔۔۔۔۔ ارشین کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آئی تو اس کو حیرت ہوئی۔ کہ گھر کی اج۔ سجاوٹ کیوں ہوئی ہے وہ ایسی ہی

حیران سی اندر داخل ہوئی۔

وہ وہی کھڑا اس کو اندر جاتے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

جب وہ اندر داخل ہوئی تو۔۔۔۔۔ ثائمہ بیگم کسی کام سے باہر رہی تھی۔۔۔۔۔
انہوں نے راشین کو دیکھا تو ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

مگر وہ حیرت سے نکل کر اس کے سر پر غصے سے آئی۔۔۔

راشین ابھی اندر رہی تھی جب ٹائم بیگم کے ہاتھ دبوچے اس کو باہر نکالنے لگی اور غصے سے بولی۔۔۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی اس گھر میں آنے کی۔۔۔۔۔

ہم اتنی مشکل سے تو سکون ملا تھا پھر۔ گئی ہمارے سینوں پر موم ڈالنے وہ اس کو باہر کی طرف دھکیل کر بولی۔۔۔۔۔

ارشین۔ اس کے قدموں میں بیٹھ کر کرمعافی مانگنے لگی یا شاید رہنے کی بھیگ مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

پلیزز زرتائی امی اس گھر میں رہنے دیں۔۔۔۔۔

اپ جو بولیں گی وہی کروں گی۔۔۔۔

وہ آنسوؤں سے ترچہ لیے ان سے التجا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

نکل ادھر سے۔۔۔

وہ۔ اس۔ کو دھکا دینے لگی۔۔۔

جب اندر انزک داخل ہو اوہ جانے لگا تھا۔۔۔ جب اس کو از شین کے چیخنے کے آواز ای۔۔۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی آپ کی اس کو دھتکارنے کی۔۔۔۔۔

ابھی آپ کا لحاظ رکھانہ ہوتا تو اوپر پہنچا دیتا۔۔۔۔۔

وہ ان کی طرف سرخ آنکھیں گاڑھے بولا۔۔۔۔۔

وہ۔ اندر تک کانپ گئی۔۔۔۔۔

اس کی چیخ سن کر کافی لوگ اگے باہر جو عجیب نظر سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

راشین۔ اس کے سینے میں چھوپی ہچکیاں لیے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

کاشان اور باقی سب بھی بہرا گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دائین نے راشین کو اواز دی تو وہ پلٹ کر اس کو دیکھا اور گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔

امی کیا قصور ہے اس کا جو آپ اس کو نکال رہیں ہیں۔۔۔۔۔

ہماری زندگی کا عذاب۔۔۔۔۔ ہے واپس کیوں آگئی ہے۔۔۔۔۔

وہ نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے زہرا گل رہی تھی۔۔۔۔۔ جب انزک نے بات کاٹی۔۔۔۔۔ اور دھاڑا۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آئی خاموش ہو جائے ورنہ ثبوت ہیں میرے پاس جب آپ نے اس کو مار پیٹ کر گھر سے نکلا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راشین نے حیران ہو کر انزک کو دیکھا کہ یہ سب وہ کیسے جانتا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ گھبرا کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم کو لڑکی بہت معصوم اور پیاری سی لگی ان کو شائمہ بیگم کی بتائی ہوئی بات پر یقین تو نہیں آیا مگر وہ خاموشی اختیار کر گئی۔۔۔۔۔

اور انزک کی ثبوت والی بات سن کر لگا کہ ضرور کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

ایک محلے کی عورت نے بھی زہرا گلا۔۔۔۔۔

ارے دیکھو تو پتا نہیں کس کے ساتھ رہ کر آئی ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی نامحرم۔۔۔۔۔

انزک نے راشین کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے جانے لگا جب اکبر صاحب نے انزک کو اندر آنے کا بولا۔۔۔۔۔

ان کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ چپ چاپ اندر چل پڑا۔۔۔۔۔

اپ سب یہاں سے جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔

اور میں سب سے معذرت خواہ ہوں۔۔۔۔۔

سارے مہمان چلے گئے کیونکہ زیادہ لوگ قریب سے ہی آئے تھے۔۔۔۔۔

شبانہ کے سسرال والے مایوں اور مہندی الگ الگ کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

اس لیے وہ لوگ موجود نہیں تھے۔۔۔۔۔

جب سب لوگ چلے گئے تو۔۔۔۔۔

انھوں نے کاشان کو مولوی کو لانے کا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کاشان بھی ہاں میں سر بلا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اکبر صاحب جب لاونج میں اے تو وہ کسی گہری سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔

راشین کو داین اپنے کمرے میں لے کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

بیٹا کیا تم راشین سے نکاح کرو گے۔۔۔۔۔

ان کے بولنے پر اس نے حیرت سے

سراٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔

بیٹا بولو۔۔۔۔۔

جی انکل۔۔۔۔۔ میں کروں گا راشین سے نکاح۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں نے کاشان کو بھیجا ہے وہ اتا ہے۔۔۔۔۔ تو نکاح شروع کر داتے۔۔۔

انزک اثبات میں سر بلا گیا۔۔۔

داین جو پانی لینے کے لیے کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔

اکل صاحب کی بات سن کر اندر بھاگی۔۔۔۔۔

راشین راشین۔۔۔۔۔

وہ اس کو ہاتھ پکڑ کر کمرے میں گول گول گھومنے لگی۔۔۔۔۔

ارے اپنی چھوڑے کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا نکاح اس لڑکے سے جو آپ کو یہاں لایا۔۔۔۔۔
 اس کی بات سن کو وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس کو شوکڈ سی دیکھنے لگی۔۔۔۔۔
 کیا۔۔۔۔۔

مگر کیوں۔۔۔۔۔

مجھے نہیں کرنا نکاح۔۔۔۔۔

ایسے سب کی غلط فہمیاں ثابت ہو جائے گی۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

اور تا۔۔۔۔۔ تائی امی۔۔۔۔۔

اھو بس کرو لوگ تو جنازے میں آکر یہ تک بول دیتے کے بریانی میں گوشت کم تھا۔۔۔۔۔

سوچو پھر اگے کی سوچ کیسے اچھی ہوگی۔۔۔۔۔

وہ اس کو بیٹھا کر سمجھانے لگی۔۔۔۔۔
 www.urdu novels mania .com

اس کی گال سے آنسو پھسل کر اس کی گود میں رکھے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔

ارے پاگل رو۔ کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کے انوصاف کرتے بولی۔۔۔۔۔

امی تیرے ساتھ کچھ بھی کر سکتی اگر وہ تجھے کوئی نقصان پہنچا دیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب فاطمہ بیگم اندرائی۔۔۔۔۔

کیا میں بات کر سکتی بچے آپ سے وہ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔۔
جی ضرور۔۔۔

وہ بھی دھیمی آواز سے بولی۔۔۔۔

بیٹا اگر تمہاری ماں ہوتی تو کیا ان کی ہر بات مانتی۔۔۔۔
جی۔۔۔

تو بیٹا مجھے اپنی ماں سمجھو۔۔۔ اگر کچھ مانگو تو دو گی۔۔۔۔
جی ماں ضرور آپ بولیں۔۔۔۔

وہ اس کے ماں بولنے پر ماتھے کو چوما۔۔۔۔

بیٹا آپ کا نکاح ہے انرج سے آپ کو کو اتراز تو نہیں۔۔۔۔
نہیں۔۔۔۔

میری بچی اللہ تعالیٰ آپ کو ڈھیروں خوشیاں دے۔۔۔۔

ابھی مولوی صاحب انیں گے تو آپ تیار ہو جاو۔۔۔۔۔

وہ داین کو پیار کرتی کمرے سے چلی گئی اور داین کے ساتھ گلے لگ کر خاموش انسو بھانے لگی۔۔۔۔

داین نے اپنا لہنگا راشین کو دیا جو بلڈ ریڈ کلر کا ہے۔۔۔۔

ارے۔۔۔

کوئی ارے ورے نہیں جاو ڈال کر او وہ برسا منہ بناتی واشر و م چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو داینین نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا اس کا پچھلا گلا کافی گہرا تھا۔۔۔۔۔

اور اور ڈوری لگی تھی وہ ڈوری باندھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

داینین اس کی ڈوری باندھ کر میک اپ کرنے لگی۔۔۔۔۔

ارے چپ۔۔۔۔۔ اتنی کیوٹ لگ رہی۔۔۔۔۔

اس کی بات پر رایشین منہ بنانے لگی۔۔۔

داینین کی ہسی نکل گئی اس کو تیار کیا۔۔۔۔۔ اور سر پر دوپٹہ لے کر گھنگھٹ نکال لیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد مولوی صاحب اندر داخل ہے اور نکاح پڑھایا۔۔۔۔۔

وہ غائب دماغی سے جب نکاح نامے پر دستخط کر چکی تو اس کو شدت سے ماں باپ کی کمی محسوس ہوئی۔ اکبر

صاحب سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی اور باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

ایجاب و قبول کے بعد وہ رایشین کو بولانے چلی گئیں۔۔۔۔۔

کاشان اس کو شرارت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہے ایسے کیوں دیکھ رہا۔۔۔

اس نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

کاش مجھے بھی ایسے ہی محبت مل جائے۔۔۔

وہ دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے بولا۔۔۔۔۔

چل اوے وڈا ایا زیادہ ڈرامے نہ کر میسنے۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

دائین اسکو باہر لے آئی چہرے پر گھونگھٹ دیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ سب کی دعاؤں میں اسکو لے گیا۔۔۔۔۔

نکاح میں سب شامل۔ تھے سوائے شبانہ اور ثائمہ بیگم کے۔۔۔۔۔

وہ نکاح تک باہر نہیں آئی تھیں۔۔۔۔۔

امی یہ کیوں واپس آگئی ہے اور دیکھیں مسنی نے اتنا اچھا لڑکا پھسالیہ۔۔۔۔۔

وہ نفرت سے پھنکاری۔۔۔۔۔

ہمیں کیا وہ۔ لڑکا خودی بھگت لے گا تیرے سسرال والے شکر ہے نہیں اے۔۔۔۔۔

ہاں امی تو ٹھیک ری۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

شبانہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

وہ کافی ریر بعد اپار ٹمنٹ پہنے۔۔۔۔۔

اس نے وقت دیکھا تو رات کے دانج رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اس کو فلیٹ میں لے کر آیا اور کچھ کھانے کا پھوچھا۔۔۔۔۔

اس نے نہ میں گردن بلائی وہ تھوڑا جھجک رہی تھی۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے کمر میں اجاو وہ اس کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا اور بیڈ پر بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

اس نے چادر جولی ہوئی تھی وہ اتار دی۔۔۔۔۔

انزک جو کپڑے الماری سے نکال کر مڑا تھا۔۔۔۔۔

س کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ جو اپنا گھونگھٹ اوپر کیے خود کو ایزی فیل کر رہی تھی۔۔۔ اس کو اپنی طرف اتے دیکھ نظرے جھکا گئی۔۔۔۔۔

پلکے سایہ فگن ہوئیں۔۔۔۔۔

وہ اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ کر سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

لائٹ میک اپ اور مہرون لپسٹک سے سچے ہونٹ اس کا ضبط ازما رہی تھی۔۔۔۔۔ اور لائٹ سی جیولری بھی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔ کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

انزک جی۔۔۔۔۔ وہ نظرے جھکائے اس کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔

جی انزک کی جان وہ گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

جوار شین کے دل۔ کو دھڑکارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ابھی تیار نہیں ہوں مجھے وقت چاہیے۔۔۔۔۔

وہ اس کو محبت بھری نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں جن حالات میں ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔۔ جتنا وقت چاہیے ہو لے لینا۔۔۔۔۔

بس چھوٹی چھوٹی گستاخی کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔

اس کے بولنے پر وہ لال ٹماڑ ہو گئی۔۔۔۔۔

انزک نے اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔۔۔

اور پیچھے ہو کر اس کا بلش چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اور چلیںج کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔

جب وہ باہر آیا تو وہ دوسرے کمرے میں کپڑے بدلنے چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ جب کمرے آئی۔۔۔۔۔ وہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ جا کر صوفے پر جانے لگی۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

وقت دینے کا یہ مطلب نہیں کہ میرے سے بھاگوا دھر او بیڈ پر وہ تھوڑا سہتی سے بولا وہ آہستہ آہستہ چلتی سمت

کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

انزک کو اس پر بہت پیار آیا اور اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔۔۔ وہ اس کے سینے سے الگی۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔

کاشان اور اس کے والدین شادی میں شرکت نہیں کر سکے کی کیونکہ۔۔۔

ان کو معلوم تھا ثائمہ بیگم کو ان کا انا اچھا نہیں لگے گا

شبانہ کی بھی رخصتی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ بھی خوش ہو گئی کہ ان کی بیٹی کے نصیب کتنے اچھے نکلے۔۔۔۔۔

صبح فجر کے وقت انزک کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے سینے میں چھپی ہوئی کوئی چھوٹی سی گڑیا لگ رہی

تھی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر اس کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔۔۔۔

اس کے سسے کو چومتا ہوا اس سے الگ ہوا اور باتھ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

جب وہ باہر آیا تو راشین بھی جاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

انزک چلتے ہوئے اس کے پاس آیا اٹھ گئی میری جان۔۔۔۔۔ وہ بیڑ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اس وقت انزک کا چہرہ نم تھا کیونکہ وہ وضو کر کے مسجد جاتا تھا۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی تو اس کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

اس نے اگے بڑھ کر اس کے ڈمپلز پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

راشین۔ کی دھڑکن بے ساختہ تھی۔۔۔۔۔ اس کو لگا ابھی دل باہر اجاے گا۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر اس کو هلنار چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

انزک جی اپ جاے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہاے ایسے نہ بولا کرو۔۔۔۔۔

دل کرتا ہے کھا جاو وہ اس کے گال زور سے چومتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

راشیں س کی آنکھوں میں دیکھنے سے انکاری تھی اور وہ اس کے اس حرکت پر سر مزید جھوک گیا۔۔۔۔۔

اچھا میں اتنا ہونماز پڑھ کر اب بھی نماز ادا کر لو۔۔۔۔۔

وہ س کو ماتھا چومتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

جب وہ کچھ دیر کے بعد نماز پڑھ کر آیا تو راشین مصلے پر بیٹھ کر دعا مانگ رہی تھی

انزک اس کے قریب صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اور اس کے دوپٹہ نماز اسٹائل میں کیے اس کو اپنی طرف کھینچتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

جب اس نے دعا مانگ کر انکھے کھولی تو انزک اسی کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ااا پیپ۔۔۔۔۔ کب۔۔۔۔۔ ائے۔۔۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر بولنے لگی۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

جب میری جان اللہ جی سے میرے لیے دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ چہرہ جھکا کر مسکرا دی۔۔۔۔۔

وہ مصلہ تہہ کر کے اپنی جگہ پر رکھ کر واپس بیڈ پرانی۔۔۔۔۔

اور اس سے ہٹ کر سمت کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

ارے ادھر تو او میری جان۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔

وہ مجھے نیند ارہی ہے۔۔۔۔۔

وہ بولتے ساتھ ہی اس چادر منہ تک لے کر سو گئی۔۔۔۔۔

انزک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔

شبانہ کمرے میں بیٹھ کر اپنے شوہر کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جب اچانک کوئی اندر آیا اور کمرہ لوکڈ ہونے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

وہ خود میں سمٹی۔۔۔۔۔

کوئی چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔ اور پاس آکر بیٹھتے اس کا گھونگھٹ اٹھایا۔۔۔۔۔ شبانہ نے جب سامنے

دیکھا تو خوف سے آنکھیں پھیلانے سامنے بیٹھے ادنیٰ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اپ کون ہیں۔۔۔۔۔ کاشف کو بلائیں۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

مگر سامنے بیٹھے شخص کو کسی اور چیز کی ہوش ہی کہاں تھی۔۔۔۔۔

واہ کیا مال دیا کاشف۔۔۔۔۔ اج تو مزے ہوں گے۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف بڑھتا ہوا بولنے لگا وہ ادنیٰ چالس سال کا ہے۔۔۔۔۔ اور بڑی بڑی موچھ کے نیچے اس کے لب

کمنگی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔۔۔۔

تم کون ہو وہ بیڈ کر اون کے ساتھ جا لگی۔۔۔۔۔

کاشف کو بلاو

[illegible]

وہ ہلک کے بل چلائی مگر اس کی ویران گھر میں کون سنتا۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔ کشف نے تمھاری بہت بڑی قیمت لی ہے اب ایسے تو نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اس چیموں کو نظر انداز کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

اس کا بازو پکڑ کر بیٹھ پرد کھا دیا۔۔۔۔۔

وہ اس کو خدا کے واسطے دیتی رہی مگر وہ اس پر جھکتا گیا اور وہ بے بس بنی رہی۔۔۔۔۔

اور انسو اس کی گال پر بہنے لگے۔۔۔۔۔ اس کو راشین کے ساتھ کی ہوئی زیادتیاں یاد آنے لگیں

کاشان اس وقت کار میں بیٹھ کر افس کے لیے نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کو اج افس اکیلے ہی جانا تھا۔۔۔ انک نے اس کو بتایا کہ وہ آج نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

اس لیے اس کا موڈ تھوڑا خراب تھا۔۔۔۔۔

اجوہ اکیلے ہی ساری میڈیٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے آج اس کی چھٹی شام میں ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کو وہی چھوڑ کر وہ داین کا ہاتھ پکڑے گاڑی تک لے گیا۔۔۔۔۔

جب وہ گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا تو داین یک دم شوک سے باہر آتی۔۔۔۔۔

اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔۔۔

چھوڑ دو چلی جاؤں گی زیادہ ہیر و مت بنو بچا لیا نہ بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی سنے بغیر اس کو گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

اور اس کو اندر رکھا دیا اور خود بھی بیٹھ کر بڑی تیزی سے دروازہ لوک کیا۔۔۔۔۔

اور از کا ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنی طرف ہلکا سا کینچا وہ اس کے قریب آگئی۔۔۔۔۔

تب بھی شیرنی بنتی نہ جب وہ لڑکے تنگ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

داین نظر جھکا گئی۔۔۔۔۔

ڈر گئی تھی میں۔۔۔۔۔

وہ ایک دم رونے لگی۔۔۔۔۔

ور کپکپاتے انسو رگڑ کر صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

کاشان کی نظر اس کی سرخ ناک

اور کپکپاتے ہونٹوں پر ہی ٹھہر گئی وہ تھوڑا نرم پڑا۔۔۔۔۔ اس کو سیدھے بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

ابھی میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔

شام ہو گئی ہے۔۔۔

وہ سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

وہ دروازے کو انلاک کرتا باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف موڑ دی۔۔۔۔۔

شبانہ جب ہوش میں آئی تو سامنے گھڑی پر نظر ڈالی جو صبح کے گیارہ بج رہی تھی۔۔۔۔۔

اسی وقت کمرے میں کاشف آیا۔۔۔۔۔

اور اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب شبانہ ہوش میں آتی اس کی طرف بڑھی اور اس کا گریبان پکڑ

لیا۔۔۔۔۔

تم کینے انسان شرم نہیں آئی ایسا کام کرتے۔۔۔۔۔

اپنی ہی بیوی کو دوسرے کے آگے پیش کر رہے۔۔۔۔۔

اللہ کرے برباد ہو جاو۔۔۔۔۔

شبانہ دلہن کے کپڑوں میں ہی ملبوس تھی اس کی بکھری حالت کل کے واقعے کی گواہی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

اوپلیز ڈار لینگ!!!! ایسے ہیں تو روز سنتا ہوں اور یہ رہی طلاق وہ اس کی طرف لفافہ اچھالتا ہے۔۔۔۔۔

کپکپاتے ہاتھوں سے وہ کھولتی ہے تو طلاق دیکھ کر نیچے گرنے کے اناز میں بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔ دوسرا سر پرانز

یہ ہے کہ اب تم لندن جا رہی۔۔۔ بہت پیسا ملا ہے تمہارا۔۔۔۔۔

وہ شیطانی مسکراہٹ لیے ہسا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔

Enjoy your wonderful trip and life

اس کے جانے کے بعد وہ ہوش میں آتی دروازے کی طرف ای لوک گھمایا تو وہ کھلتا گیا۔۔۔۔

اس کو یہاں سے نکلنا تھا اس لیے باہر ادھر ادھر دیکھا تو لاونج خالی تھا شاید وہ کسی کمرے میں داخل ہو گیا

تھا اس لیے دبے پاؤں باہر تک آئی تو اس کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا۔۔۔۔

گارڈز باہر پہرہ دے رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ لان کی پچھلی طرف آئی کیوں کے دیوار زیادہ بڑی نہیں تھی۔۔۔۔ تو اسانی سے باہر نکل سکتی تھی۔۔۔

وہ جیسے تیسے گھر تک پہنچی۔۔۔۔۔

اور دروازہ بجایا۔۔۔۔

ثائمہ بیگم کو لگادینن آئی ہے انھوں نے مسکراتے دروازہ کھولا تو سامنے دروازے کا سہارا لے کر بمشکل کھڑی

تھی۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

اس کی لوٹی پوٹی حالت دیکھ ثائمہ بیگم کے ہوش اڑ گئے۔۔۔۔۔

جب کے بمشکل اندر آئی ہی تھی کہ غش کھا کر زمین پر گر گئی۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم ساتھ والے گھر سے کسی کو بلا لائی اور ڈاکٹر کو فون کر دیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کچھ دیر بعد آیا تو اس کا چیک اپ۔ کیا اور بتایا کہ ان کو شک لگا ہے یا کچھ ٹینشن ہے جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کو چھوڑ کر اندر بیٹھ گئی شبانہ کے پاس وہ نیند میں بھی کافی ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔
ثائمہ بیگم کے انکھ سے آنسو جاری ہو گئے کہ اس کے ساتھ ہو کیا ہے اور اس کے ٹھیک ہونے کی دعا کرنے لگی۔۔۔۔

انزک نے آج پورا دن راشین کے ساتھ گزارا۔۔۔۔۔

اس کو باہر مال بھی لے گیا اور بہت سی شوپنگ بھی کروائی۔۔۔۔۔

وہ تو بس نہ نہ کرتے رہ گئی۔۔۔۔۔

مگر اس کی گھری پر وہ کیوٹ سامنہ بن لیتی۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر۔۔۔۔۔ وہ گھر پہنچے۔۔۔۔۔

انھوں نے ایک بھر پور دن گزارا۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

شام ڈھلے وہ گھر لوٹے۔۔۔۔۔

اپ فریش ہو جائے میں چائے لے کر آتی ہو وہ سر بلا کر اندر کمرے میں چلا گیا.....

جب باہر آیا تو وہ چائے کپ میں ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کی کمر اپنے سینے سے لگا کر کندھے پر ٹوری رکھی۔۔۔۔۔

اور دونوں باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔

کاشان نے داینن کے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔۔۔۔ راستے میں دونوں خاموش ہی تھے ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے گاڑی سے اتری

اور پیچھے دیکھے بنا گیٹ پار کر گئی۔۔۔۔۔

کاشان نے اپنا سر سیٹ کے پیچھے لٹکادیا اور آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سیٹھے ہوتے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔۔۔۔۔

دائین جب گھر میں داخل ہوئی تو اس کا استقبال سناٹے نے کیا۔۔۔

وہ حیران ہوتی کمرے میں چلی گئی تاکہ فریش ہو جائے۔

باہر آئی تو اپنی امی کے کمرے میں گئی کہ وہ ان سے ناراضگی ختم کر دے گی۔۔۔۔۔

جو بھی ہے ہیں تو ماں نہ۔۔۔۔۔

اس لیے وہ مسکراتے کمرے میں داخل ہوئی مگر وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی رہی۔۔۔۔۔

[illegible]

نہند میں دواؤں کے زیر اثر سور ہی تھی۔۔۔۔۔

دائیں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ پر دوسری طرف بیٹھ گئی۔۔۔۔ اور ٹائمہ بیگم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کو شام کا سارا واقعہ سنایا جس کو سن کر وہ شوکڑ ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ جیسی بھی ہے مگر اس کی بہن ہے اس کے ساتھ برا ہونے کا دکھ اس کو بھی ہوا دونوں ماں بیٹی گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔۔

[illegible]

میرا بچہ۔۔۔ اٹھ گیا۔۔۔ چل اٹھ جانا شتہ کر لے۔۔۔ کل سے بھوکئی ہے۔۔۔۔۔

ایمی۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی ان گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کے ساتھ لگی چھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ سب۔۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔

وہ ہچکیاں لے کر بول رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب _____

اس نے روتے ہوئے ساری بات بتادی۔۔۔۔۔

اس کی باتوں سے ثائمہ بیگم کا کلیجہ پھٹنے کو تھا مگر برداشت کر گئی۔۔۔۔۔

میری بچی! وہ تیرے قابل ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کو ساتھ لگے اس کی سر پر ہاتھ پھیرتے بولی۔۔۔۔۔

امی دیکھیں ارشین کے ساتھ اتنا برا کیا میں نے۔۔۔۔۔۔ سزا ملی ہے۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ شرمندہ ہو گئی اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی توبہ کی۔۔۔۔۔

ایک بار ارشین اجاے۔۔۔۔۔ پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لوں گی۔۔۔۔۔

وہ دل میں سوچتے س کو بہلا کر ناشتہ کروانے لگی۔۔۔۔۔

ارشین اٹھی تو اس کی نظر وال کلاک پر پڑی تو صبح کے نو بج رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر انک کو دیکھا اور مسکرا کر باتھ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد نم بالوں کو کور کیے باہر ائی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہر تو لیا اتار کر سائیڈ پر رکھا اور کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔۔ انک بھی جاگ گیا۔۔۔۔۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اٹھ گئے آپ۔۔۔۔۔ میں

اپ کو ہی اٹھانے والی تھی۔۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے قریب آگیا۔۔۔۔۔

وہ نشیٹے میں اس کا اور اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ارشین کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میری جان سامنے شیشے میں دیکھو۔۔۔۔۔

اس نے لرزتی پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔۔۔۔

دیکھو۔۔۔ اللہ جی نے کتنا مکمل کر دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔ اور اتنی کیوٹ سی بیوی بھی دی۔۔۔۔۔ وہ کہتے ساتھ

ہی اس کے گال پر چمکی کاٹی۔۔۔۔۔

ارشین کی پلکیں دوبارہ سایہ فگن ہو گئی۔۔۔۔۔

اپ فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنانے جارہی۔۔۔۔۔ وہ کہتے ساتھ ہی باہر بھاگی۔۔۔۔۔ انزک کا قہقہہ اس کے

کانوں میں بھی سنائی دیا۔۔۔۔۔ وہ فریش ہو کر باہر آیا تو ناشتہ میز پر لگا رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ آیا تو اس نے

بھی ناشتہ کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ بہر نکلنے لگا جب ایڑیوں کے بل واپس موڑا۔۔۔۔۔

شام کو تیار رہنا۔۔۔ ایک بزنس پارٹی پر جانا ہے ہمیں خاص توڑ پر انوائٹ کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ تو اپ چکیں

گی نہ۔۔۔ وہ مسکراتے سر ہلا گئی۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔ اور گمبھیر لہجے میں بولتے اس کے ماتھے پر لب

رکھے۔۔۔۔۔

ارشین کو عقیدت اور احترام میں اندر تک سکون ملا۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

ہاے۔۔۔۔۔ اتنی معصوم کیوں ہو وہ اس کی آنکھیں چومتا بولا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اس کے ڈیپ ریڈ لیمپسٹیک والے ہونٹوں کو انگوٹھے سے سہلانے لگا۔۔۔۔۔ راشین تو محظ کرنے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اس نے بلیک کلر کی ساڑی پہن رکھی تھی جو اس پر کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ بالوں کو کھول کر کمر پر پھیلا رکھا تھا۔۔۔۔۔ اور ہلکے میک اپ۔ اور جیولری کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس سے الگ ہوتے۔۔۔۔۔ کپڑے اٹھائے ہاتھ روم میں بند ہو گیا کیونکہ کافی دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

انزک بار بار اس کو معنی خیز باتوں سے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت پارٹی پر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ اس کی باتوں سے راشین کا چہرہ گلنار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر اس کو بار بار گھوری سے نواز دیتی۔۔۔۔۔ جس پر انزک کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ پارٹی میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے نکلا اور راشین کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا۔۔۔۔۔ وہ داخل ہوئے تو۔۔۔۔۔ اعظم صاحب۔۔۔۔۔ جن کے بنگلے میں پارٹی رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔ اور بہت بڑے بزنس مین تھے ان کی کافی اچھی بات چیت تھی۔۔۔۔۔

پارٹی کا انتظام باہر وسیع لان میں کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

کیسے ہیں انزک صاحب۔۔۔۔۔ وہ ان سے بغلیگر ہوتے حال چال چوچھا۔۔۔۔۔

میں بالکل فٹ اور یہ ہے میری وائف۔۔۔۔۔ اسلام علیکم بھابھی۔۔۔۔۔ وہ ان جی طرف متوجہ ہوتا بولا۔۔۔۔۔ ویکم۔۔۔۔۔

دھیمی سی آواز میں اس نے سلام کا جواب دیا اور شکریہ بولا۔۔۔۔۔

ایسے سروہ اس کو ساتھ لیے اگے بڑھا۔۔۔۔۔ اور متعارف کروانے لگا۔۔۔۔۔ وہ اس کو ایک صوفے پر لے گیا۔۔۔۔۔

اپ ادھر بیٹھو میں ایک دوست کے پاس جا رہا وہ ہے۔۔۔۔۔ وہ اشارہ کرتے بولتا۔۔۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

ایک لڑکی دور کھڑی اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ہم وہ سر ہلا کر اس کی طرف ائی۔۔۔۔۔ ہاے۔۔۔۔۔ وہ ارشین کے پاس آکر بولی۔۔۔۔۔

ارشین اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میں انزک کی بیسٹ فرینڈ ہوں وہ اس کے چہرے پر نظر گاڑھے بولی۔۔۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔۔۔

اس کے جواب پر وہ حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی نرم تثرات تھے جو پہلے تھے۔۔۔۔۔

وہ اس کو جلانے کے لیے اس کی بات کو انگور کر گئی۔۔۔۔۔

ہم اکثر ساتھ جاتے ڈنر کرنے اور بہت بار باہر بھی گئے۔۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔ ظاہر ہے وہ کاروباری شخصیت ہیں تو ملنا ملنا ہو گا۔۔۔۔۔ وہ بغیر طنز کے بولی اور آخر میں مسکرا دی۔۔۔۔۔

رانیہ جل۔ کر رہ گئی اور پیر پختی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

ابھی سبق سکھاتی ہوں۔۔۔۔۔ انی بڑی۔۔۔۔۔ اس نے ایک گلاس لیا اور جو س میں ڈر گز کا پاؤڈر مکس کیا

۔۔۔۔۔ وہ اپنے پاس ہر وقت رکھتی تھی۔۔۔۔۔ اور ویٹر کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا اور ارشین کو

گلاس دینے کا کہا۔۔۔۔۔ وہ سر ہلاتا ارشین کی طرف بڑھ گیا۔

میم۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

ویٹر ارشین کے پاس آیا اور ٹرے اس کے سامنے کی کہ وہ گلاس اٹھالے۔۔۔۔۔

اس کے بولانے پر وہ ویٹر کی طرف متوجہ ہوئی جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

میم اپ جو س لے گی۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ارشین کو بھی پیاس لگی ہوئی ہوئی تھی تو اس سے گلاس لے لیا۔۔۔۔۔

اور ایک ہی سانس میں پی لیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہاتھ میں پکڑا گلاس گھورنے لگی۔۔۔۔۔ گلاس زور سے ٹیبل پر ٹپکنے کے انداز میں رکھا۔۔۔۔۔ مگر وہ ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔

اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر زمین پر گرے گلاس کو دیکھ کر ہسنے لگی۔۔۔۔۔ ہاے اوے گلاس تو ٹوٹ گیا

۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

اب موٹی (ثائمہ بیگم) اکرمارے گی۔۔۔۔۔

میں انزک جی کو بتا لکھنے میں نے نہیں بینہ کا۔۔۔۔۔ وہ بمشکل اٹھتے ہوئے

بولی۔۔۔۔۔ انز۔۔۔۔۔ گلی۔۔۔۔۔ وہ زور سے آواز دینے لگی۔۔۔۔۔

انزک جو اسی طرف رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آواز سن کر اس کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

مگر ارشین کو لکھڑا کرتے اس کو حیرانگی ہوئی۔

اپ ادھر ہیں۔۔۔۔۔ میں کب سے آپ کو بلا رہی ہوں۔۔۔۔۔

وہ اس کے گلے میں بازو ڈال ڈال گلا لگ کر بولی۔۔۔۔۔

انزک کا تو منہ کھلا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔ اور اس کو پتا چل گیا۔۔۔ کہ کسی نے اس کو جو س میں ڈر گزری
ہیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے وہ اس کو کندھے سے پکڑ کر سامنے کرتا بولا۔۔۔

انک جی وہ نہ گلاس ٹوٹ گیا اور موٹی مجھ کو مارے گی بیلٹ سے۔۔۔۔

وہ کیوٹ سامنے بناتے بولی۔۔۔۔

سب لوگ ان کو ہی دیکھ رہے تھے اور کچھ ہسنے کی آوازے بھی ارہی تھی۔۔۔۔۔
کوئی بات نہیں ہم گھر چلتے۔۔۔۔۔ وہ اس کو بہلاتا بولا۔۔۔۔۔
ہاں ہاں مجھ کو دور لے چلو۔۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ ماتھے پر لے جاتی بولی..... موٹی میں جا رہی۔۔۔۔۔ میرا پیٹ گھر آیا۔۔۔۔۔ مجھ کو گھر لے جانے کے لئے اگیا۔۔۔۔۔ سب ہی اس کی باتوں پر ہنس رہے تھے۔۔۔۔۔ انک اس کو گاڑی میں بیٹھا کر گاڑی پر سوار ہو کر وہاں سے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔۔۔۔۔

گاڑی چلاتے ہوئے اس کی نظر ارشین پر گئی تو وہ اس کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی خوبصورت آنکھیں جو
نشے کی وجہ سے بمشکل کھلی تھی۔۔۔۔۔ ٹھوری کے نیچے ہاتھ رکھے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ انزک
کو تواج جھٹکے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

خیر ہے نہ۔۔۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔
 نہیں خیر نہیں ہے وہ ویسے ہی بیٹھی بولی۔۔۔۔۔
 کیوں۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔
 وہ سامنے دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

مجھے اپ کی آنکھوں سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ اپ کی آنکھیں کتنی پیاری ہیں۔۔۔۔۔ سمندر جیتنی
 گہری۔۔۔۔۔ وہ لر کھڑاتے بولی۔۔۔۔۔ اور زور زور سے ہسنے لگی۔۔۔۔۔
 انزک کو ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔۔۔۔۔
 وہ گھر پہنچے۔۔۔۔۔ تو وہ ساڑی کا دوپٹہ بار بار انگلی پر لپیٹ رہی تھی۔۔۔۔۔
 انزک تاسف سے سر بلاتا اس کو باہر نکالا۔۔۔۔۔
 اجاوا باہر۔۔۔۔۔ وہ باہر نکلی اور ایک بازو انزک کے گلے میں ڈال دیا۔۔۔۔۔ مجھ کو اٹھا کر لے جائیں
 نہ۔۔۔۔۔
 وہ اس کی جانب دیکھتی بولی۔۔۔۔۔ یہ لڑکی انجہارٹ اٹیک کروائے گی۔۔۔۔۔ حیران کر کے۔۔۔۔۔
 وہ اس کو اٹھاتا کمرے میں لے گیا۔۔۔۔۔ اس کو کمرے کے دروازے کے پاس اتارا۔۔۔۔۔
 میں باہر کا دروازہ بند کر کے اتا۔۔۔۔۔ روکو۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ دروازہ بند کر کے آیا تو بیڈ پر کھڑی گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ پروں کی طرح پھیلا کر
کمرے میں بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کو اتے دیکھ اس کے پاس آگے اور اس کو گھور سے دیکھے گی۔۔۔۔۔
چلو سو جاو طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔۔۔ نہیں مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔۔۔
وہ رونے والے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

مجھے اپ کو دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب ہوتے بولی۔۔۔۔۔ اور اچانک اس پر جھک گئی۔۔۔۔۔ انک
بھی بہت حیران ہوا۔۔۔۔۔ ساتھ ہی وہ پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔ کچھ بولتے بولتے وہ بیڈ پر لیٹ
گئی۔۔۔۔۔ شاید وہ سوچتی تھی۔۔۔۔۔ انک نے مسکراتے ہوئے اس کے جوتے اتارے
اور اس کو بستر پر صبح سے لیٹا کر چیلنج کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔

دائین یونی نہیں گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ شبانہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ چپ چاپ لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

دائیں اس کے پاس اکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ شہانہ فکر نہیں کر و سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ شکر ہے بچ کر نکل
ایں۔۔۔۔۔ وہ اس کو تسلی دیتی بول رہی تھی جب اس کی روتی ہوواواز اس کو ساکت کر گئی۔۔۔۔۔

سب کیسے ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس نے مجھے کسی کے ہاتھوں بیچ دیا۔۔۔۔۔ نوچ ڈالا ہے اور کیا بچا ہے
میرے پاس۔۔۔۔۔ وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔۔

میری جان فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔۔ پلینز اللہ پر بھروسہ ہے نہ۔۔۔۔۔ وہ اس کا چہرہ ہاتھوں
کے پیالے میں بھرتے بولی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔ تو بس شکد کرو کے اگے نہیں چلی گئی اگر تم ہمت نہ دیتے اللہ جی تو
کیسے پہنچتی۔۔۔۔۔ اللہ سے دعا کرو وہ سب ٹھیک کریں گے۔۔۔۔۔
اور ساتھ ہی اس کو گلے سے لگایا۔۔۔۔۔ چلو میں تمہارے لیے کچھ لاتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ سر ہلا کر واپس لیٹ
گئی۔۔۔۔۔

کاشان اس وقت اکبر صاحب اور فاطمہ بیگم کے کمرے میں بیٹھا تہمد باندھ رہا تھا۔۔۔۔۔
بولو بھی بیٹا کب سے چپ بیٹھے۔۔۔۔۔ کیا بات کرنی۔۔۔۔۔ وہ کاشان کو دیکھتے بولے۔۔۔۔۔
میں داینن سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اور اپرشتہ لے کر جائیں گے۔۔۔۔۔ وہ روانی میں بولتا
۔۔۔۔۔ روک کر ان کو دیکھنے لگا جو حیرانگی سے اس کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ پلینز زرز زماما۔ بابا وہ اکراپنے
بابا کپاس قد موں میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اکبر صاحب نے فاطمہ بیگم کو دیکھا۔۔۔۔۔
وردونوں مسکرانے لگے۔۔۔۔۔

اکبر صاحب بولے۔۔۔ ٹھیک ہے سنڈے کو چلیں گے۔۔۔ مگر بیٹا وہ تھوڑا خفا ہیں۔۔۔ بابا اپ جائیں
تو۔۔۔ وہ بچا رگی سے بولا۔۔۔ کوشش کریں گے بیٹا۔۔۔

Thank uú so much baba u are the bestboth of u are best
in the world

وہ بولتے ساتھ ہی دونوں کے گلے لگا۔۔۔۔۔۔
اور باہر نکل گیا کمرے سے۔۔۔۔۔۔
ارشین کی آنکھ کھلی تو اس کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔ وہ سر جھٹکتی اٹھنے کے کوشش
کرنے لگی۔۔۔۔۔۔
مگر وہ واپس بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔ انک کے بھی آنکھ کھول گئی۔۔۔۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو
۔۔۔۔۔۔ ہاں سر گھوم رہا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ سر پکڑ کر بولی۔۔۔۔۔۔
تم بیٹھو میں لیمنیڈ لاتا ہوں فریش ہو جاؤں ایک منٹ۔۔۔۔۔۔
وہ بولتا جلدی سے باتھ روم گیا۔۔۔۔۔۔
اور منہ دھو کر باتھ روم سے نکل کر کچن میں اس کے لیے لیمنیٹ بنانے چلا۔۔۔۔۔۔
کچھ دیر بعد وہ باتھ میں لیمنیڈ لے کر آیا۔۔۔۔۔۔ تو بے ہوش ہو ی بیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔۔۔۔

[illegible]

انزک اٹھا اور ناشہ بنانے چلا گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ارشین کی انکھ کھلی تو اس کو کافی بہتر لگ رہا تھا۔۔۔

اسی وقت انوک کمرے میں ناشتہ کی ٹرے لیے اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

.....Good morning

Meri jan And Assalamualaikum

وہ مسکرا کر بولتا اس کے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ اب ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑتا بولا۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ وہ اتنا بول کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

کل کیا ہوا تھا میرا سر بہت درد کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بولی جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ کسی نے آپ کے

جوس میں ڈر گز مکس کی۔۔۔۔۔ کچھ یاد ہے کس نے دی۔۔۔۔۔ ہاں ایک ویڈیو تھا۔۔۔۔۔ پھر میں نے جوس

لیا اور پی لیا جب صبح اٹھی تو سر گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

اچھا زیادہ زور نہ ڈالو دماغ پر۔۔۔۔۔ فریش ہو جاو پھر ناشتہ کرتے۔۔۔۔۔

وہ فریش ہو کر آئی اور دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا۔۔۔۔۔ وہ برتن اٹھا کر باہر کچن میں دھو کر واپس
 کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔ جدھر وہ لیپ ٹاپ میں منہ دیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔
 ارشین۔۔۔ وہ گمبھر لہجے میں بولا۔۔۔
 وہ اپنے دھیان میں کتابیں ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔
 اس نے اس کا لہجہ نوٹ نہیں کیا۔۔۔۔۔
 جی۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بولی۔۔۔
 کل کی کوئی بات یاد ہے تم کو۔۔۔۔۔ کونسی۔۔۔۔۔ وہ کنفیوز سی بولی۔۔۔۔۔ کل کوئی بول رہا تھا کہ میری
 آنکھیں بہت گہری ہے سمندر جیتتی۔۔۔۔۔
 وہ آخری لفظ پر زور دیتا بولا۔۔۔۔۔
 اس کی بات سمجھ کر وہ کانوں کی لو تک سرخ ہوئی۔۔۔۔۔
 وہ لیپ ٹاپ رکھتا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔ وہ اہستہ اہستہ اس کے قریب رہا تھا۔۔۔۔۔
 ارشین کے قدم غیر ارادی طور پر پیچھے ہونے لگے۔۔۔۔۔ اسر وہ الماری کے ساتھ جا لگی۔۔۔۔۔
 انک اس کے قریب آکر رکا۔۔۔۔۔
 بمشکل ان کے درمیان ایک انگلی کا فاصلہ تھا۔۔۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھ الماری پر رکھ کر اس کے سارے فرار
 کے رستے ناکام کر دیے۔۔۔۔۔

اور توکل میرے بہت قریب بھی ای تھی۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ کی پشت اس کے گال سے نرمی سے چھوتے بولا۔۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ اس پر جھکا۔۔۔ کمرے میں کچھ دیر معنی خیز سی خاموشی رہی۔۔۔۔۔ وہ پیچھے ہٹا اس کا سرخ چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اور ارشٹن شرما کر منہ اس کے سینے چھپا لیا۔۔۔۔۔ انک مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اس نے نرمی سے خود سے الگ کیا۔۔۔۔۔ مجھے ایک کام ہے تو میں اتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ کہتا کپڑے لے کر ہاتھ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

ہیے۔۔۔۔۔ مجھے نکلویہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

رانیہ اس وقت کمرے میں بند تھی۔۔۔۔۔

اور زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسکے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ کمرے میں اندھیرا

تھا۔۔۔۔۔ اور روشنی کی کوئی رمق نہیں تھی۔۔۔۔۔

رانیہ گاڑی میں بیٹھی کہی جا رہی تھی جب راستے میں اس کی گاڑی کو کچھ لوگوں نے روکا۔۔۔۔۔

راستہ تھوڑا سناں تھا اور دو پہر تھی۔۔۔۔۔

وہ سمجھی شاید ڈاکو ہے کار و غیرہ لے کر چلے جائیں گے۔۔۔۔۔ ان۔ میں سے ایک نے شیشے پر دستک دے کر باہر آنے کا اشارہ وہ باہر اگئی۔۔۔۔۔ اس نے اس کے نکلنے ہی رومال رکھ دیا جس میں کلوروفارم تھا۔۔۔۔۔ جس سے وہ ادھی کے بازو میں جھول گئی اس نے اس کو کندھے پر اٹھایا اور دوسری گاڑی میں لے کر چلے گئے۔۔۔۔۔

اس کی انکھ ایک آندھیر کمرے میں کھلی۔۔۔۔۔ وہ جب سے ہوش میں ای تھی چیخ رہی تھی اور خود کو آزاد کروانے کی تگوتیگ میں لگی تھی اسی وقت کوئی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ دروازہ کھول کر۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اس کے پیچھے مودب انداز میں جھکے سر کے ساتھ رحمت داخل ہوا۔۔۔۔۔ کل جو س میں ڈر گز تم نے ڈالی وہ سر سر اتے لہجے میں اس سے بولا۔۔۔۔۔ رانیہ کی انکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ کیا کچھ میں نے اب کھولو۔۔۔۔۔ وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔۔ میں دوبارہ پوچھ رہا۔۔۔۔۔ وہ کرسی پر بیٹھا ٹانگ جھلاتا بولا۔۔۔۔۔ میں نے بولا نہ نہیں میں۔۔۔۔۔ وہ ابھی بول رہی تھی۔۔۔۔۔ جب سامنے بیٹھے شخص نے اٹھ کر اس کے منہ پر تھپڑ لگایا پھر لگتا گیا۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی کرسی گر گئی۔۔۔۔۔ وہ نیم بے ہوش سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ میں ہاتھ نہیں اٹھاتا مگر تم نے میری جان کے ساتھ برا کیا۔۔۔۔۔ ابھی چھوڑ رہا۔۔۔۔۔ اگلی بار ٹکڑے کروں گا اگر اس کو نقصان پہنچانے

کاسو چاہی۔۔۔۔ ساتھ ہی وہ بلیک روم سے نکل گیا۔۔۔ رحمت بھی اس کے پیچھے سر جھکائے چل رہا تھا۔۔۔۔

اس کو وہی چھوڑا۔۔۔۔

وہ بول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اج اتوار کا دن ہے۔۔۔ کاشان نے تو بے صبری سے اس دن کا انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جب اس کی نظر وال کلاک پر پڑی تو صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔۔ رات کو خستہ کے مارے اس کو نیند

ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ اس لیے دیر سے انکھ لگی اور اب جا کر اٹھا وہ فوراً سے اٹھ کر الماری سے

کپڑے لیے اور باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر ناشتہ کے لیے ڈانینگ میں گیا۔۔۔۔۔

تو سب ناشتہ کر چکے تھے۔۔۔۔۔ خیر ہے نہ۔۔۔۔۔ کدھر جانا ہے اج۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولے۔۔۔۔۔ مگر

کاشان ان کی آنکھوں میں چھپی چمک نہ دیکھ سکا۔۔۔۔۔

بابا اب۔۔۔ نے ہی بولا تھا۔۔۔۔۔ اج دانیں کے گھر جانا ہے رشتہ لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بیچارگی سے معصومیت سے

بولا تو۔۔۔ اس کے کانوں میں اکبر صاحب کے ہسنے کی آواز تو وہ ان کو مصنوعی گھورنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔

بیٹا چلتے ہیں تھوڑی دیر صبر کرو آرام سے ناشتہ کرو تیار ہو اور دو بجے تک چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔

او کے بابا وہ خوشی خوشی ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

ٹھیک دو بجے وہ لوگ ٹائمہ بیگم کے گھر کے گیٹ پر کھڑے تھے۔۔۔۔۔

دروازے پر دستک دی تو۔۔۔۔۔ تو کچھ دیر بعد گیٹ کھولنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔

دروازہ داینین نے کھولا تھا۔۔۔۔۔ وہ فروزی کرتے میں سر پر دوپٹہ اوڑھ کے بہت پیاری لگ رہی

تھی۔۔۔۔۔ کا شان کو دیکھ کر وہ دروازے کے اگے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ کیا ہے۔۔۔۔۔ جو اندر بھاگے ا

رہے۔۔۔۔۔

وہ ابھی جملہ مکمل کرتی جب سامنے اکبر صاحب کو دیکھ کر چپ لگ گئی۔۔۔

انکل اے نہ اندر وہ شرمندہ سی بولی۔۔۔۔۔ امی گھر ہی ہے۔۔۔۔۔

سب اندر چلے گئے۔۔۔ کاشان بھی ناک سے مکھی اڑاتا اندر چلا گیا۔۔۔ داین نے اس کی پشت کو گھورا

جواب لاونج میں داخل ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

ثانمہ بیگم جو کچن سی باہر۔ نکل۔ رہی تھی۔۔۔۔۔ ان کو دیکھ کر تھوڑا حیرت ہوئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم! وہ جھنپ مٹاتی فاطمہ بیگم سے گلے ملیں۔۔۔۔۔ وہ بھی خوشدلی سے اگے بڑھ کر ان کے گلے لگ

_____ گئی

وہ ان کو ڈرائنگ روم میں لے آئی۔۔۔۔ اور صوفے پر سب برجمان ہو گئے۔۔۔۔۔

دائین اپنے

کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔۔

سامنے والے صوفے پر۔۔۔۔ کاٹان کے والدین بیٹھے تھے۔۔۔ اور دائیں والے صوفے پر کاٹان ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔ اور کمرے کا جائزہ ایسے لے رہا تھا جیسے پہلی بار آیا ہے۔۔۔۔۔

اپ چائے پیس گے یا ٹھنڈا۔۔۔؟؟؟

ثائمہ بیگم صوفے سے اٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

نہیں نہیں ہمیں دراصل کچھ بہت خاص چاہیے ہے اگر آپ دیں دیں تو ہمارے گھر میں رونق آجائے گی۔۔۔۔۔

اکبر صاحب استفسار کرتے ہوئے اور فاطمہ بیگم نے بھی ان کی تائید میں گردن اثبات میں ہلائی۔۔۔۔۔

جی جی۔۔۔۔۔ ضرور آپ بولیں۔۔۔۔۔

میں آپ کی کیا مدد کر سکتی وہ کھولے دل سے بولیں۔۔۔۔۔

ہم دین کو کاٹان کے لیے مانگنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ ہم بہت امید لے کر آئیں ہیں۔۔۔۔۔ پلیز منع مت کیجے

گا۔۔۔۔۔ بیٹی بنا کر اور سینے سے لگا کر رکھوں گی۔۔۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے آپ کے گھر میں ہے۔۔۔۔۔

فاطمہ بیگم آنکھوں میں امید لیے بولی۔۔۔۔۔

پہلے تو ثائمہ بیگم حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

پھر اچانک آنکھوں میں انسو آگئے۔۔۔۔۔ کہ اللہ کتنا مہربان ہے۔۔۔۔۔

جی جی ضرور۔۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔ وہ انصواف کرتے بولیں۔۔۔۔۔
 کاشان کی تو خوشی سے نہال ہو رہا تھا۔۔۔ یہ وہی جانتا تھا کہ وہ کیسے خود کو بھنگڑا ڈالنے روک رہا
 ہے۔۔۔۔۔ کہا اچانک اس کی خوشی ہوا ہو گئی۔۔۔۔۔
 میں داینن سے پوچھ کر آپ کو جواب دوں گی۔۔۔۔۔
 جی جی ضرور۔۔۔۔۔

چلیں آپ کھانا کھا کر جایے گا۔۔۔۔۔
 وہ مسکرا کر بولتی کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔
 داینن کمرے میں شبانہ کے پاس تھی۔۔۔۔۔
 وہ سوئی ہوئی شبانہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کاشان کے آنے کا سوچ رہی تھی کہ وہ کیوں اے
 ہیں۔۔۔۔۔

شاید امی سے کوئی کام ہو گا اس لیے اے ہے۔۔۔۔۔
 خیر مجھے کیا۔۔۔۔۔ وہ کندھے اچکا گئی۔۔۔۔۔
 جب اچانک کاشان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔
 داینن۔ تو سکتے میں آگئی اور زبان تالو سے جا لگی۔۔۔۔۔
 ماما ایک منٹ میں واشروم سے ہو کر اتا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ فاطمہ بیگم اس کو دیکھتے بولیں جو جانے کے لیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ سامنے والے کمرے میں چلا گیا جہاں سے دانیل کو جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے کمرے تک۔ اگیا۔۔۔۔۔

وہ ابھی کمرے میں داخل ہوا تو داینن کے ساتھ شبانہ کو بھی دیکھا جو سو رہی تھی۔۔۔۔۔ داینن تو اٹھ کر کھڑی ہو

گی وہ ڈر کر چیخنے والی تھی جب کا شان نے تیزی سے اس کی طرف بڑھ کر منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اور باتھ روم کے دروازے سے لگا دیا جو بند تھا۔۔۔۔۔

ایک بات کان سن لو پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔ اور چٹنی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔ تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہے آہستہ اس پر ہم۔ گرا رہا

تھا۔۔۔۔۔ داین کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔۔

اور رشتہ لایا ہوں۔۔۔۔۔ ہاں کر دینا خاموشی سے ورنہ زبردستی بھی کرنا پتی ہے مجھے۔۔۔۔۔ وہ اس کو

سجیدگی سے دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

دائین۔ اس کا پہلے ہی غصہ دیکھ چکی تھی اس لیے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

وہ شبانہ پر ایک نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔۔ پیلا رنگ۔۔۔ وہ اس کو بہت بیمار لگی۔۔۔۔۔

وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو کچن سے نکل کر وہ بھی ادھر ہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ شاید کھانے کا کہنا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تو ٹائمہ بیگم کو روکا۔۔۔۔۔ جی بیٹا کیا ہوا وہ اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔ انٹی۔۔۔۔۔ شبانہ ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔

میں واشر روم ڈھونڈ رہا تھا تو غلطی سے کمرے میں چلا گیا اس کے۔۔۔۔۔ اس کی بات سن کر ان کی آنکھیں انسوؤں سے بھر گئی اور روتے ہوئے سب بتا دیا۔۔۔۔۔ اکبر صاحب اور فاطمہ بیگم کو بھی بہت دکھ ہوا اور دعا دی کہ اللہ اس کو اگے خوشیوں سے نوازے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ امین۔۔۔۔۔ وہ انصواف کرتی ان کو کھانے کا بول کر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ کاشان کو بھی کافی دکھ ہوا۔۔۔۔۔ اور ایک دم وہ ادا اس ہوا۔۔۔۔۔

انزک گھر میں داخل ہوا تو ارشین صوفے پر بیٹھ کر کوی پروگرام دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ لال رنگ کی فراک میسی۔۔۔۔۔ کوئی گلاب لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ گلے میں جھولتا دوپٹہ لاپرواہی سے لیا ہوا تھا جس کو پھسلنے پر وہ بار بار بیزاری سے واپس ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کو لگا تھا انزک دیر سے اے گا تو بعد میں کوی شلوار قمیض ڈال لے گی۔۔۔۔۔ فراق سے اس کا رنگ اور دھمک رہا تھا۔۔۔۔۔ بالوں کا ہکا سا جوڑا بنایا ہوا تھا جس سے کچھ بال۔۔۔۔۔ نکل کر چہرے کو چوم رہے تھے۔۔۔۔۔

انک چلتا ہو نزدیک آیا تو اس نے ٹیوی سے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو انک شوخ نظروں سے اس کو ہی
دیکھنے میں محو تھا۔۔۔۔۔ اپ کب اے وہ صوفے سے کھڑے ہوتے بولی۔۔۔۔۔ جب آپ نے مجھے یاد کیا
۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھتے بولا جو اس کی نزدیک ہونے پر ایک قدم پیچھے ہوئی اور صوفے پر بیٹھ
گی۔۔۔۔۔ ساتھ ہی انک بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔ وہ انگلیاں مورڑتے۔۔۔ ہکلاتے۔۔۔ اور نظرے جھکاتے بولتی کوئی معصوم سی بچی لگی۔۔۔۔۔

-----اپ مجھے اپنے گھر والوں سے کب ملو اے گے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

اس کے سوال پر وہ ادا اس ہوا۔۔۔

یار اپ کو بتایا تھا نہ کہ جب تک یہ سب نہیں چھوڑتا بابا نہیں انے دیں گے۔۔۔۔ ایک دو دن تک بس
لاست میشن ہے وہ پورا ہو تو ضرور چلیں گے وہ اس کے ہاتھ چومتا بولا۔۔۔۔

اس کی حرکت وہ گلنار ہو گئی۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔!!

انزک نے مسکراتے اس کو سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔

دانی۔ سے جب پوچھا گیا تو اس نے ہاں کر دی کیوں کے سہ واقعی اس کی دھمکی سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

میری بچی۔۔۔ انھوں نے داین کا ماتھا چوم لیا۔۔۔ اور خوش رہنے کی دعا دیتی باہر والے کا ونٹر پر لگے فون کے پاس چلی گئی۔۔۔

ے کہ کال کر کے ان کو خبر دیں سکیں۔۔۔۔۔

انھوں نے کال کے تو دوسری بیل پر اٹھالیا گیا۔۔۔۔۔

الاسلام علیکم! ثائمہ بیگم نے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام!!! موتہ پیس سے فاطمہ بیگم کی آواز ابھری۔

حال احوال کے بعد انھوں نے دین کے رضامندی کا بتایا۔۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو بہت اچھی خبر سنائی ہم کل اک تاریخ طے کر لیں گے۔۔۔۔ وہ خوشی سے نہال ہو گئی۔۔۔

جی جی ضرور اپ۔ کا۔ ہی گھر ہے

دو چار باتوں کے بعد انھوں نے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

کاشان کو جب پتا چلا۔۔۔۔۔ تو بہت خوش ہوا اور بے صبر سے کل کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس نے انک کو بتانے کہ لیے کال کی۔۔۔۔۔

انزک پہلے تو خوش ہوا مگر بعد میں ناراض ہنے لگا کہ پہلے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔

یار۔۔۔۔۔ بات یہی کر کے بتاتا نہ ایسے تیری نظر لگ جاتی تو۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے اس کو چھیرتا بولا۔۔۔۔۔

کیا!!!!!! دوسری طرف انزک کی حیرت میں ڈوبی آواز آئی۔۔۔۔۔

یار مزاق کر رہا تھا۔۔۔

سوچا پکی خبر دوں۔۔۔۔۔

وہ دانت نکالتا بولا۔۔۔۔۔

چل اللہ تجھ کو خوش رکھے۔۔۔۔۔ اور ٹیٹ تیار رکھنا۔۔۔۔۔ وہ آخر میں اس کو جتاتے بولا۔۔۔۔۔

اچھا اے رونے نہ لگ جانا۔۔۔۔۔ مار دوں گا ایک پیزا تیرے منہ پر وہ گردن۔ اکراتے بولا جیسے وہ واقعی

اس کے سامنے ہے۔۔۔۔۔

کنجوس۔۔۔۔۔ پورے بیس ہزار کا کھانا منگو کر رکھی۔۔۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

ایسے ہی دونوں کافی دیر تک باتوں میں مصروف رہے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

دو دن بعد۔۔۔۔۔

انزک کی آنکھ فجر سے پہلے کھلی۔۔۔۔۔ اس نے تہجد کی نماز ادا کی۔۔۔۔۔

دعا کے وقت اس کی آنکھ سے آنسو نکل اے۔۔۔۔۔

میرے رب۔۔۔۔ تو جانتا ہے کہ میں کسی کو بلا وجہ۔ قصان نہیں دیتا۔۔۔۔ بس آج جو ہونے جا رہا ہے اس میں چاہے میری جان جاے مگر قیمتی جان بچانے میں کامیاب ہو جاؤں۔۔۔۔ آج مجھے اتنی ہمت دینا کہ میں برائی کو ختم کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کر لوں۔۔۔۔۔

دعا کے بعد اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو فجر کا وقت ہو گیا۔۔۔۔۔

دوبارہ وضو کیا اور جب باہر آیا تو اس کو نظر ارشین پر پڑی جو بے خبر سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے لمبے بال کچھ بستر پر تھے اور کچھ اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

انزک مسکراتا اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ اور اس بے چہرے کان کے پیچھے کر کے۔۔۔۔۔ اس کو چہرے کو دیکھا کچھ دیر پھر کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

میری جان اٹھ جا واللہ جی پاس حاضری لگوانے کا وقت آیا ہے۔۔۔۔۔ ارشین موندی موندی آنکھوں سے انزک کو دیکھا اور مسکرا کر اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوا اور وہ جوتے اڑستی باتھ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد باہر آئی تو اس کا چہرہ نم۔ تھا۔۔۔۔۔

آپ ادھر ہی پرھے نماز۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے بولی۔۔۔۔۔

نی آج میں ادھر ہی پڑھو گا اپنی جان کے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ جاے نماز پچھاتا بولا۔۔۔۔۔

ارشین بھی اپنا مصلہ ساتھ ہی بچھالیا۔۔۔۔۔ دونوں نے نماز ادا کی۔۔۔۔۔

انزک مصلہ تہہ کر تابید پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ اور ارشین کو بھی پاس آنے کا بولا۔۔۔۔۔

وہ بھی نظریں جھکائے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔ اس وقت انک نے ایک گھر اسانس لے کر بات شروع کی۔۔۔ تمہیں میں نے بتایا تھا نہ کہ دو دن بعد ایک مشن پر جانا ہے۔۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا بولا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا کہ وہ بھی چہرہ اوپر کیے اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اج میرا مشن ہے۔۔۔ اور اگر میں کل تک واپس نہ آیا تو تمہیں کاٹھان لینے آئے گا۔۔۔۔۔ میرے امی بابا کے پاس لے جائے گا۔۔۔۔۔

اور سمجھ جانا کہ میں اب اس دنیا میں۔۔۔۔۔

وہ ابھی اتنا بولا ہی تھا۔۔۔ کہ ارشین نے تڑپ کر ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا۔۔۔

اور سرفی میں بلانے لگی۔۔۔۔۔

انزک نے اس کی آنکھوں میں کیا نہیں دیکھا۔۔۔

دکھ۔۔۔ ادا سی۔۔۔ کچھ کھو دینے کا ڈر۔۔۔

اس کی آنکھوں سے موتی بے بول ہوتے ہاتھوں پر گر رہے تھے جو انک کے ہاتھ تھا اور ایک اس کے
 ہیرے پر۔۔۔۔۔

انک نے اس کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔
پلیز کیا ایسے روگی اب۔۔۔۔۔

وہ اس جو دیکھتے چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے بولا۔۔۔۔۔

اپ نہیں جائیں نہ کوئی اور چلا جائے گا۔۔۔۔۔ میرے پاس ہی رہے۔۔۔۔۔

میری جان وہ بھی تو کسی کے بیٹے ہیں شوہر ہیں۔۔۔۔۔ بھائی ہے اب میں آخری وات میں خود غرض تو نہیں

بن سکتا۔۔۔ میرے لیے دعا کرنا اللہ مجھے کامیاب کرے۔۔۔ وہ اس کا چہرہ تھپتھپا کر بولا۔۔۔

اللہ آپ کو میری عمر بھی لگا دے۔۔۔ وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتی۔۔۔

انزک حیران سا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

خیر ہے نہ۔۔۔ بڑا پیار ا رہا ہے وہ اس کو شرارت سے اپنی طرف کھینچ کر بولا۔۔۔

اپ بہت برے ہیں۔۔۔

انزک نے جان دار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔ تو ادشین جھنپ گئی۔۔۔۔۔

وہ اس کا دھیان بٹانا چاہتا تھا جس میں وہ کامیاب ہوا۔۔۔۔۔

اس نے تھوڑی ہی دیر تک نکلنا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے اس کے ساتھ ناشتہ کیا اور اور تیار ہو کر نکل گیا۔

چیمہ اس وقت اپنے بنگلے میں تھا۔۔۔۔۔ جہاں سخت سیکیورٹی کے انتظامات کیے گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ لاونچ میں صوفے پر ٹانگ چرہاے بیٹھا ہے۔۔۔ اس وقت اس کے چہرے پر غصہ اور سنجیدگی ہے۔۔۔۔۔ اور اپنے سامنے کھڑے آدمیوں۔۔۔۔۔ جو اس کا کام کرتے تھے اس کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

اگر آج کوئی گر بڑ ہوئی تو اپنے انجام کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔۔ وہ ان دیکھ کر پٹکھارا۔۔۔۔۔ اس کے ادنیٰ کانپ گئے۔۔۔۔۔

جی صاحب اس وقت پوری پلین سے کام کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک ڈرتے ڈرتے بولا۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔ جاو وقت اگیا ہے لڑکیوں کو ڈیلیور کرنے کا اور کام ہونے کے بعد جو رقم۔۔۔۔۔ ملے وہ دیکھ لینا۔۔۔۔۔

وہ سب جی بولتے نکل گئے اس وقت نیم اندھیرا تھا اور شام ہونے میں کچھ ہی وقت تھا۔۔۔۔۔ کچھ آدمی گئے۔۔۔۔۔ جہاں تے خانے میں لڑکیاں موجود تھیں۔۔۔۔۔

لڑکیوں کی تعداد دو سو سے ڈھائی سو تک ہے۔۔۔۔۔ تہہ خانہ بھی کافی بڑا تھا۔۔۔۔۔ جس میں وہ لڑکیاں کچھ اغوا کرتے۔۔۔۔۔ اسر کچھ کو پیار کے جال میں پھنسا کر اس جگہ لے آتے

وہ ابھی اس جگہ اے ہی تھے کہ ان میں سے ایک کو کسی کا مجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

باقی اگے بڑھ رہے تھے مگر وہ تجس میں تھا کہ یہاں کوئی ہے وہ دوسری ساڈنکل گیا۔۔۔۔۔

اچانک کسی نے اس کی گردن دبوچی اور کڑک کی آواز آئی۔۔۔۔۔ جس کا۔ مطلب تھا کہ وہ اب اس دنیا کو باے باے کہ چکا ہے۔۔۔۔۔

انزک نے کچھ ضروری کام کرنے افسایا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے وہ کام نمٹا کر واپس چلا گیا جہاں اس نے سب کو پلین سے اگاہ کرنا تھا۔۔۔۔۔

وہ میسٹنگ روم پہنچا اور اندر داخل ہوا جہاں اس کی ٹیم۔ اس کو انتظار میں تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر سرہ پلین دہرایا۔۔۔ اور ان سب کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ اگر کوئی اس پلان سے متفق نہیں ہے تو وہ جاسکتا ہے۔۔۔ سب اپنی مرضی کے مالک۔۔۔۔۔ میں کسی کو بھی فورس نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ یا اگر موت کا یا کسی چیز کا ڈر ہے تو وہ جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنی بینٹک کی جلیبوں میں ہاتھ ڈالتا بولا اور سب کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نوسرہم اپ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

جس شخص نے ہماری زندگی اجیرن بنا رکھی ہے اس کو آج ہم موت کے گھاٹ اتار کر رہے گے۔۔۔۔۔

چاہے ہمیں جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔۔۔۔۔ اس نے میری بہن کی زندگی تباہ کر دی اس کو مار دیا۔۔۔۔۔ یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ معصوم ہے ابھی۔۔۔۔۔

بولتے بولتے درائن کی انکھوں کی پوری میں نم ہوئی۔۔۔۔۔

[illegible]

ابھی تھوڑا اندھیرا ہوتا ہے تو نکلتے ہیں۔۔۔۔۔

بیسٹ اف لک۔۔۔

وہ سب کو بولتا باہر نکل گیا۔۔۔

وہ سب اس کے بنگلے کی پچھلی سائڈ والی جگہ پر تھے جہاں سب لوگ ان پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ میرے تین بولنے پر حملہ کرنا ہے۔۔۔۔۔

او کے۔۔۔

اس نے جیسے ہی تین بولا تو وہ چاروں طرف پھیل گئے۔۔۔۔۔

کچھ اس بے ساتھ تھے تو پچھلے دروازے کے پاس اے جہاں بس دو ہی گاڑز پہرہ دے رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف بڑھا وہ اس کے نزدیک اتے کہ اچانک اس اس نے اپنے جیب سے گن نکالی اور ان دونوں کے سر کے بچوں بیچ گولی ماری جس سے وہ وہی ڈھیر ہو گئے۔۔۔۔۔ اس نے اندر چلانگ لگادی۔۔۔۔۔ اور باقی کو بھی انے کا سگنل دیا اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ تہ خانے کی طرف ص رہے ہیں۔۔۔ وہ قدرے اندھیری جگہ پر تھا۔۔۔۔۔ مگر کسی نے اس کا ہیولہ دیکھ لیا۔۔۔ اور ان میں سے ایک کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ باقی جاچکے

تھے۔۔۔۔۔ وہ اس طرف آیا تو انک نے اس کو گردن سے دبوچ لیا اور گردن مڑوڑ دی۔۔۔۔۔ اس کو وہی پھینک کر اگے بڑھے۔۔۔۔۔

وہ بھی انکے پیچھے جانے والا تھا مگر سب کو ہاتھ کے اشارے سے ادھر روک دیا اور ان کو بتیا کہ وہ جیسے ہی تہ خانے سے لڑکیاں لے کر نکلیں تو ان کو شوٹ کر دینا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد لڑکیوں کے چیخنے کی آوازیں آنے لگی۔۔۔۔۔ کیونکہ انھوں نے بندق نکالی۔۔۔۔۔

جب چینہ کے بندے نیچے گئے تو لڑکیاں ڈر کر ادھر ادھر بھاگنے لگی وہ ایک دوسرے کے پیچھے چھپ رہی تھی۔۔۔۔۔ سب باہر نکلوا اور جہاں میں بولتا س

اسی طرف چلنا۔۔۔ زیادہ ہو شیار بنی نہ تو۔۔۔۔۔

وہ سب اس کا اشارہ سمجھ گئی۔۔۔۔۔

ایک ایک کر کے ان آدمیوں کے ساتھ سڑیاں چلنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ باہر آئے ہی تھے کہ ان کے سر پر بندوق تان دی۔۔۔۔۔ اور خاموشی سے اگے بڑھنے کا

بول۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ ہوا میں کیے چلنے لگے۔۔۔۔۔

دراؤن ان سب لڑکیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اپنے پیچھے آنے کو بولا۔۔۔۔۔ دوسری ٹیم نے وہ رستہ

صاف کر دیا تھا جہاں سے ان کے جانے کا رستہ بنا رکھا تھا۔۔۔۔۔

درائن نے ان کو باحفاظت گاڑی میں بیٹھایا تکہ سب کو ان کی مطلوبہ جگہ کے جایا جاسکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کافی بڑے تین ٹرک تھے۔۔۔۔۔ جس میں ان کو باحفاظت کے جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی واپس رہا تھا کہ اس کو ایک گولی بازو پر لگی۔۔۔۔۔

اس نے جب دیکھا تو کوئی اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اس جگہ نشانہ باندھا۔۔۔۔۔ اور شوٹ کر دیا۔۔۔۔۔ وہ اسی وقت وہی ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔۔

اور ہاتھ رکھ کر خون روکنے لگا۔۔۔۔۔

وہ واپس آیا تو۔۔۔۔۔ انزک ان سب کا کام تمام کر چکا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو اوہ پریشانی سے اس جے بازو کو دیکھ کر بولا جہاں سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سر۔۔۔۔۔ یہ فو ہونا ہی ہے۔۔۔۔۔ تم چلے جاؤ۔۔۔۔۔ انزک نے اس کو رعب سے بولا

نہیں سراج اس چیمہ کو موت کے گھاٹ اتار کر ہی جاؤں گا۔۔۔۔۔ انزک بس سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اس نے آنکھوں سے اگے بڑھنے کا بولا۔۔۔۔۔

اس نے کان میں لگے بلوٹو سے

کاشان کو بولا کہ اس نے کیا سب دیکھ لیا اور کیمروں کی سیٹنگ ایسی کر رکھی تھی جس سے یہ سب ہر ایک کے ٹی وی چیمہ کا اصل چہرہ دیکھاے۔۔۔۔۔ جو۔ دکھاوے بے لیے۔۔۔۔۔ ووٹ کے لیے لوگوں سے ہمدردی کرتا ہجرتا ہے وہ کیا ہے۔۔۔۔۔

چیمہ سیاست کا بہت بڑا نام تھا۔۔۔۔۔ لوگ تو بس اتنا جانتے تھے۔ کہ وہ ایک اچھا انسان ہے اور اگے بھی کرے گا۔۔۔۔۔ جب وزیراعظم بن جائے گا۔۔۔۔۔

مگر کیا معلوم تھا کہ وہ کتنا بڑا غدار ہے جو ہر برے کام میں ملوس ہے۔۔۔۔۔
ہاں ہاں بس تو اس کے منہ سے سارا سچ اگلوانے کی کوشش کرنا تا کہ سب اس کا اصل چہرہ دیکھ سکیں۔۔۔۔۔

تو فکر نہ کر اس مینے کو آج اگلے جہاں بھیج کر رہوں گا۔۔۔۔۔
اس کی نیلی آنکھوں میں اس وقت وحشت تھی کہ کوئی بھی دیکھ کر دھل جائے۔۔۔۔۔
کاشان بزنس مین کے ساتھ ساتھ ایک زبردست ہیکر بھی ہے جو چند ہی سیکنڈ میں کیمرے ہیک کر لیا کرتا۔۔۔۔۔

انزک اندر داخل ہوا تو چیمہ شراب نوشی کر رہا تھا اور جیت کی خوشی میں چور نشے میں دھت گلاس پر گلاس انڈیل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جس کو لگا کہ اس کا سارہ کام پر فیکٹ ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کی پتہ تھا کہ اس کے سارے کالے کر تو توں پر سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔۔۔۔۔

تم لوگ اندر کیوں آے اور کون ہو۔۔۔۔۔

وہ۔ لڑکھڑا کر بول رہا تھا۔۔۔۔۔

تیری موت۔۔۔۔۔

ایک پل کو وہ ڈر گیا مگر وہ زور زور سے ہسنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی کہاں آج تو جشن کا دن ہے۔۔۔۔۔ لڑکیاں بیچنے والا ہوں لا کھوں ملیں گے۔۔۔۔۔

وہ نشے میں دھوت خود ہی اپنے کر توت بتا رہا تھا۔۔۔۔۔

انزک آگے بڑھا اور اس کو ایک مکہ رسید کیا۔۔۔۔۔

جس سے وہ لڑکھڑا کر چیر سے نیچے گر گیا۔۔۔۔۔ اس نے اتنی پی تھی کہ اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا

۔۔۔۔۔ درائن اس کی شکل کو دیکھ کر غصہ ا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے بھاری بھوقم وجود سے اٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ درائن آگے بڑھا اور ایک کے بعد کئی مکے رسید

کیے۔۔۔۔۔ وہ بے حال ہوتا ہوش کھونے لگا۔۔۔۔۔ انزک نے ایک امستسزنیہ ہسی ہسی۔۔۔۔۔

وہ اس پر شوٹ کرنے ہی والا تھا کہ اس کو سینے پر ایک گولی لگی۔۔۔۔۔ وہ حیران سا چیمہ کو دیکھ رہا تھا جواب

کھینگی سے اس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

انزک کے پاؤں میں لگی پیسٹل اس پر چلا دی اور گولی اس کے سینے میں جا لگی۔۔۔۔۔

وہ دوسری مارنے ہی والا تھا کہ درائن نے فوراً اس کے سر پر گولی چلائی جس سے وہ وہی ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔۔

درائن جلدی سے اس کی طرف بڑھا اور وقت ضائع کیے بغیر اس کو اتھا کر کمر پر ڈالا اور باہر کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔ اس کو یوں اتنا دیکھ سب الرٹ ہو گئے کیوں کے انھوں نے کچھ کو باہر کھڑا کر رکھا تھا کہ اگر کوئی شخص حملہ کرے تو وہ اس کو بروقت کام تمام کر سکیں وہ سب اس کے می طرف بڑھے اس نے ان میں سے ایک کو گاڑی لانے کا کہا جو تھوڑا اگے تھی وہ جیسے ہی آئی۔۔۔۔۔ اس کو لٹایا اور کچھ اور باقی سب بھی ساتھ ہی اگے بڑھنے لگے۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ اس کو قریبی ہو اسپتال لے آئے۔۔۔۔۔
سٹیج میں اس کو ای سی یو میں لے جایا گیا۔۔۔ کیوں کہ خون کافی بہہ گیا تھا۔۔۔

وہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ کاشان کو اپنی ذطرف بڑھتے دیکھا۔۔۔۔۔
کیا ہوا اس کو ٹھیک تو ہے وہ۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

وہ اس کے بازو پر ہاتھ رکھتا بولا کہ اچانک درائن کی ہلکی سی چیخ نکلی۔۔۔۔۔

کاشان نے دیکھا کہ اس کے بازو پر خون ہلکا ہلکا بہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

سوری اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔۔۔

جاو جا کر پٹی کروالو۔۔۔۔۔

نہیں سرگولی بس چھو کر گزری۔۔۔۔۔

وہ ابھی اگے بولتا کہ کاشان نے اس کی بات کاٹ دی۔۔۔۔۔

جاو ایسے انفیکشن ہو سکتا ہے بینڈ تیج کر واو۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔ اور انزک کے والدین کو بتانے کے لیے وہ سوچنے لگا۔۔۔۔۔

اس نے فون نکالا اور انزک کے بابا کو کال کی۔۔۔۔۔

کاشان سارا ٹائم فون پر انزک کے ساتھ ہی تھا۔۔۔۔۔ گولی چلنے کی آواز پر وہ ایک دم باہر کو بھاگا۔۔۔۔۔

اور اس نے ہو سپیٹل کا بھی پتہ چل گیا تھا اس لیے جلد ہی وہاں پہنچ گیا۔۔۔۔۔

رات کے دس بج رہے تھے اور اس کی آنکھوں سے نیند کبھی روٹھ سی گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کو بار بار کچھ غلط ہونے

کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ بار بار دل سے یہ خیال جھٹکنے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔ اس کا دھیان

بار بار انزک کی کی گئی باتوں پر جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

آخر کار رات کے ناجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔۔

انزک کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ادھر آئیں۔۔۔۔۔ ہر جگہ روشنی تھی اور انزک اٹے پاؤں پیچھے کی طرف چل رہا تھا۔۔۔۔۔ ارشین اس کو

پکارتی اس کی طرف بڑھ رہی ہے مگر وہ اس سے دور ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

کہ اچانک وہ روشنی میں غائب ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ارشیں چمچ کر اٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ اور کپڑے پسینے میں شرابور تھے اور گھر گھرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے دل کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے کو صاف سنائی دے۔۔۔۔۔ وہ کافی دیر روتی رہی پھر وضو کر کے جاے نماز پچھا کر۔۔۔۔۔ نماز ادا کرنے لگی۔۔۔۔۔

بے شک ہر مشکل کا حل اللہ جانتا ہے۔۔۔۔۔

پلیں زرز ز اللہ جی۔۔۔ انک جی کو کچھ نہ ہو وہ واپس اجائیں۔۔۔۔۔
وہی تو میرا سہارا ہے۔۔۔۔۔

اپ جو رسول کا واسطہ ان کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔۔۔ اور کافی دیر سجدے میں گر کر دعائیں مانگی۔۔۔۔۔ اس کی انھیں بے ساختہ بہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اٹھی اور جاے نماز طے کرتی واپس بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

فون کی رنگ پر جبران صاحب کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔ اس وقت کس کی کال ہو وہ بمشکل اٹھتے
 بو لے۔۔۔۔۔

انہوں نے دیکھا تو کا شان تھا۔۔۔۔۔ یس کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔۔

گوہر بیگم بھی جاگ چکی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ جبران صاحب کی آواز پر گوہر بیگم ان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہو ہے۔۔۔۔۔ جب فون بند کر چکے تو گوہر بیگم نے ان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔ جبران صاحب نے

بتایا کہ انزک کو گولی لگی ہو ہمیں ہو اسپتال جانا ہے۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی گوہر بیگم رونے لگی۔۔۔۔۔

جبران صاحب ان کو تسلی دیتے ہو اسپتال نکل گئے۔۔۔

وہ لوگ جیسے ہی ہو اسپتال پہنچے۔۔۔۔۔ تو ریسپشن سے معلوم ہوا کہ وہ ای سی یو میں ہے وہ راہ داری چلتے ای سی یو

کے کوریڈور میں آئے۔۔۔۔۔ تو کاشان دیوار سے ٹیک لگاے انکھے مندے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کیسا ہے انزک۔۔۔۔۔

گوہر بیگم نے روتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ابھی آپریشن چل رہا ہے۔۔۔۔۔ فکر نہ کریں انشاء اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ گوہر بیگم کو تسلی دیتا بولا۔۔۔۔۔

انشاء اللہ۔۔۔۔۔ جبران صاحب ضبط کیے بولے ان کی آنکھیں اس وقت سر خہور ہی تھی کچھ نیند کی وجہ سے کچھ

انسور وکنے کی وجہ سے۔۔۔۔۔ کیوں نہ ان کو گوہر بیگم کو بھسے تسلی دینی تھی۔۔۔۔۔

انکل اپ ادھر رہے۔۔۔۔۔ میں کچھ دیر میں اتا ہوں۔ کسی چیز کی ضرورت ہو تو پلینز کال کر لیجیے گا۔۔۔۔۔
 جبران صاحب سر بلا گئے۔۔۔ وہ ان کا کندھا تھپتھپا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 ابھی وہ لیٹی تھی کہ اس کی آنکھ لگ گئی مگر دروازے پر گھنٹی کی آواز سن کر وہ اٹھی۔۔۔۔۔
 پہلے تو ڈر کر اٹھی نہیں۔۔۔۔۔

مگر انزک کا سوچ کر کھولنے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 دروازہ کھولا تو سامنے کا شان کھڑا تھا۔۔۔۔۔
 "اگر میں نہ آیا تو کا شان لینے اے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"
 اس کے کانوں میں آواز گونجی تو دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔ کہ اگر انزک۔۔۔۔۔ اسزے اگے وہ سوچ ہی نہ
 سکی۔۔۔۔۔

کا شان نے اس کو ساکت دیکھا تو ہاتھ لہرایا آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔
 بھابھی آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 ہاں ہاں ٹھیک ہوں آواز اندر آو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بھابھی آپ کو میرے ساتھ کبھی چلنا ہے۔۔۔ وہ اس کے سر پر بم پھوڑ گیا۔۔۔۔۔
 انزک جی ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی اس کو عجیب سا ڈر تھا کہ انزک کا کہا سچ نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی اپ پلیرز میرے ساتھ چلیں میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

ایک منٹ میں چادر لے آؤں وہ اس کو بولتی اندر چلی گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد کاٹھان کو وہ ایک بڑی سی بلیک چادر میں آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔

وہ اس کو لیے ساتھ چل دیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھتے آنکھوں میں خوف لیے بولی۔۔۔۔۔

کاٹھان نے ایک سانس ہوا کے سپرد کیا اور اس کو سب بتا دیا۔۔۔۔۔

ارشین تو گویا ساکت ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔۔۔

بھابھی اپ ٹھیک ہیں نہ۔۔۔۔۔

ساتھ ہی ارشین کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی۔۔۔۔۔ وہ موتی کی طرح لڑک کر ذسکی گال پر گر رہے

تھے۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

اسی دوران وہ ہو سپیٹل پہنچے۔۔۔۔۔ تو کاٹھان نے باہر نکل کر اس کی سائڈ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔

وہ کمزور قدموں سے گاڑی سے اتری۔۔۔ اسکو لگا کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کو ساتھ لے کر چلتا آئی سی یو کے پاس آیا تو۔۔۔۔۔ ارشین سیدھا۔۔۔۔۔ دروازے سے بنے شیشے میں
انزک کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس نے انزک کے ماما بابا کو دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی پھوٹ پھوٹ کر
رہوتی وہی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

دونوں نے کاٹان کو سوالیہ انداز میں دیکھا کہ یہ کون ہے۔۔۔۔۔

اس نے انزک کی نکاح والی ساری بات بتادی۔۔۔۔۔

گوہر بیگم کو ارشین چھوٹی سی گڑیا لگی۔۔۔۔۔ اس کا۔۔۔۔۔ اضی سن کر وہ بہت دکھی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آئیں۔۔۔۔۔ تو دروازے کے پاس گھوٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ اور ہاتھ ٹانگوں کے
گرد لپیٹ رکھے تھے۔۔۔۔۔ انھوں نے اس کا کنہا بلایا تو اس نے سراٹھایا۔۔۔۔۔

انزک جی کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح ان کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو لیے دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

اٹھو بیٹا ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔۔۔ وہ اس کو سہارا دیتی بیچ پر بیٹھالیا۔۔۔۔۔

جبران صاحب گم سم سے ایک طرف بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

وہ ٹھیک تو ہو جائے گے نہ۔۔۔۔۔

وہ ان کا کندھا ہلاتی بولی۔۔۔۔۔

انشاء اللہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ اس کا سر چومتی بولی۔۔۔۔۔

جبران صاحب کو چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو کچھ ہی دیر میں رو رو کر نڈھال ہو گئی۔۔۔۔۔

انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

بیٹا فکر نہیں کرو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

وہ اس کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دیے۔۔۔۔۔

بیٹا دعا کرو۔۔۔۔۔ اللہ سے دعا کرو۔۔۔۔۔ وہ ضرور سنیں گا۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتی اٹھ گئی۔۔۔۔۔

ایک دو گھنٹے گزر گئے۔۔۔۔۔

تو ڈاکٹر باہر نکلے۔۔۔۔۔

کاٹھان فوراً پاس آیا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اب کیسا ہے وہ۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

اب وہ بالکل خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔۔ گولی دل سے تھوڑا اوپر لگی تھی۔۔۔۔۔

ان کو ابھی آئی سی یو میں ہی رکھا جائے گا۔۔۔۔۔

ایک وقت میں ایک ہی مل۔۔۔۔۔ سکتا ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر پرو فیشنل انداز میں بول کر ہلکا سا مسکرا دیے۔۔۔۔۔

اور وہیاں سے چلے گئے۔۔

سب نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ ٹھیک ہے اور خطرے سے باہر ہے۔۔۔

جبران صاحب نے گوہر بیگم کو بولا کہ وہ پہلے مل۔ لیں۔۔۔۔

وہ سر ہلا کر اندر چلی گئی

کاشان prayer room میں داخل ہوا جہاں ارشین نماز ادا کرنے کی تھی۔۔۔۔

اس نے دیکھا کہ وہ سجدے میں ہیں۔۔ بچکیوں کی وجہ سے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔ اس نے آواز

دی۔۔۔۔

بھا بھی۔۔

انزک سے مل لیں وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔ اور خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہی وہ فوراً اٹھی اور اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ارشین کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔۔۔

کاشان کو اس پر ترس بھی آیا اور کوئی معصوم سی بچی لگی۔۔۔۔۔۔

اس نے اللہ کا شکر کیا اور جائے نماز سے اٹھ کر تیز تیز قدم چلتی ای سی یو کی طرف گئی۔۔۔۔۔

تو جبران صاحب کمرے سے باہر اتے دکھائے دیے۔۔۔۔۔ وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر ہلکی سی سی مسکراہٹ سے وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔ ای سی یو میں کادر وازہ وا کرتے اندر داخل ہوا تو سامنے۔۔۔۔۔ اس پر نظر پڑتے ہی دل۔ کانپ گیا وہ۔۔۔۔۔ پٹیوں میں لپٹا بیڈ پر بے سد پڑا تھا۔۔۔۔۔ اور مختلف مشینوں سے اس کا سجدہ جھکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس اتنی جو ایک ہی دن میں کتنا بیمار لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔ پیلی رنگت۔۔۔۔۔ پیٹوں میں جگر اس کا جسم۔۔۔۔۔ اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اور اس کے دل کے مقام پر ہاتھ پھیرتے رونے لگی۔۔۔۔۔ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا۔۔۔۔۔ تو میں بھی مر جاتی۔۔۔۔۔ اب کبھی میں آپ کو دور نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے اب کچھ اور کھونے کی۔۔۔۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی اس کے پیشانی پر سر رکھے آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔ جیسے وہ اس ابھی آنکھوں سے او جھل ہو جاے گا۔۔۔۔۔

انسوانزک کے چہرے پر بھی گر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس نے اہستہ سے اس کی آنکھوں پر لب رکھے باری باری۔۔۔۔۔ پھر گالوں پر۔۔۔۔۔ اپنے لب رکھے اور انسو چھپاتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد انزک نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکان آ گئی۔۔۔۔۔

کیوں کہ وہ چھپے الفاظ میں اس سے محبت کا اظہار کر گئی۔۔۔۔۔

کاشان بھی انزک سے ملنے گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد باہر آیا تو۔۔۔۔۔ جبران صاحب نماز پڑھنے گئے۔۔۔۔۔ اور گوہر بیگم تسبیح کے دانے گزار رہی تھی۔۔۔۔۔

جب کہ ارشین گم سم سی بیٹھی تھی ایک طرف۔۔۔۔۔

وہ ان کے پاس آیا اور گھر چلنے کا بولا۔۔۔۔۔ جبران صاحب نماز پڑھ کر آئے تو کاشان نے بولا کہ وہ صبح ا جانا۔۔۔۔۔ گوہر بیگم بھی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا انزک کا دھیان رکھنا انشاء اللہ اب صبح اے گے۔۔۔۔۔

گوہر بیگم جانے کے لیے مان ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔۔۔ مگر کاشان نے بولا کہ وہ صبح آجائیں۔۔۔۔۔ کیونکہ ارشین ہی موجود تھی۔۔۔۔۔

وہ بھی مان گئی اور ارشین۔ کو ہدایت دے کر دونوں کو گھر چھوڑنے چلا گیا۔۔۔۔۔

ارشین اندر آگئی انزک کے پاس۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ کبھی اس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کے سامنے کر سی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر اس کی بند کو آنکھوں کو دیکھتے دیکھتے سو گئی

تقریباً ایک ہفتے بعد اس کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ اس وہ استمنا گیا تھا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اس کو ایک ہفتے اور انڈر ایزر ویشن رکھنے کے لیے بولا تھا مگر وہ گھر جانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کا شان نے یہ خبر دینے اس کی امی کو بھی بتائی۔۔۔۔۔ انہوں نے بہت دکھ کا اظہار کیا۔۔۔۔۔ انک اپنے اپنے گھر ہی گیا۔۔۔۔۔ تاکہ اس کی صبح سے دیکھ بھال ہو سکے۔۔۔۔۔ کچھ دن تو گھر میں مہمانوں کا انا جانا رہا۔۔۔۔۔

دائین کی شادی انک کی صحتیابی کے بعد رکھی گئی ساتھ ہی۔۔۔۔۔ دائین کی رخصتی کے ساتھ ہی انک اور ارشین کا ولیمہ رکھا گیا۔۔۔۔۔

انک کا زخم اب کافی ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ گھر پر سب ہی اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔۔۔ Bandej اس کی ڈاکٹر ہی کر کے جاتا تھا۔۔۔۔۔

ارشین کمرے میں داخل ہوئی تو انک نے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا جس کو دیکھ کر اس نے روز کی طرح برا سامنہ بنالیا۔۔۔۔۔

اس نے دراز سے میڈیسن نکالیں اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ دودھ کا گلاس زبردستی اس کے ہاتھ میں

دیا۔۔۔۔۔

اس کو میڈیسن کھلا کر وہ اپنی زائڈ پر آ کر لیٹنے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔

کہ انزک ہلکا سا چیخا۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب آ گئی اور فکر مندی سے اس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔ درد ہو رہی ہے کیا۔۔۔۔۔ زیادہ درد ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے کئی سوال کر گئی۔۔۔۔۔

انزک بظاہر تو ہاں میں سر ہلا گیا مگر وہ اس کی آنکھوں میں شرارت نہ دیکھ سکی۔۔۔۔۔

ہاں بہت درد ہو رہا ہے وہ معصوم سامنہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔ اچھا آپ روکیں میں بابا کو بلا کر لاتی۔۔۔۔۔ وہ بولتی

جبران صاحب کے کمرے میں جانے کے لیے اٹھی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ انزک نے اس کو روک دیا۔۔۔۔۔

نہیں اس کی میڈیسن تمہارے پاس ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

وہ کیسے۔۔۔۔۔

وہ بولتے دوبارہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ایک کس۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتا بولا۔۔۔۔۔

ارشین مسکرا دی اور اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے اور جلدی سے پیچھے ہو گئی۔۔۔۔۔ اس کو چہرہ شرم

سے لال ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

انزک اس کو دیکھے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر پاس کر لیا۔۔۔۔۔

ارشین اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔ انزک کے دل کے ٹوٹے۔۔۔۔۔ میں سکھادیتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ اس سے دور ہونے کی کوشش

کرنے لگی۔۔۔۔۔ مگر اس کی گرفت اور مضبوط ہو گئی۔۔۔۔۔ پہلے آنکھوں پر لب رکھے۔۔۔۔۔ پھر اس کے

پھولے پھولے گلانی رخسار پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی تیز ہوتی دھڑکن کے ساتھ آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

انزک مسکرا دیا۔۔۔۔۔ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے۔۔۔۔۔

اس کی گردن میں اپنا رکھا۔۔۔۔۔

اور کاچہرہ قریب کئے۔۔۔۔۔ اس پر جھک گیا۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی کچھ دیر خود کو سیراب کرتا رہا۔۔۔۔۔

اس کی شرٹ پر گرفت مضبوط کر کے جھکڑ کر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

دل سینہ توڑ کر باہر آنے کو تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سے الگ ہوا۔۔۔۔۔

جب ارشین کو لگا کہ اب اس کا سانس روک جائے گا۔۔۔۔۔

ایسے کرتے ہیں کس۔۔۔۔۔

ارشین اس کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔ اور اس کی ارادہ بھانپتے بستر میں منہ چھپائے لیٹ گئی۔۔۔۔۔
انزک نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

وہ اس کی حالت دیکھ کر محضوظ ہوا۔۔۔۔۔
اور سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔۔۔۔

دائین بستر پر لیٹ کر کاشان کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔۔
وہ گھر آتا رہتا۔ مگر اس کے دل میں کاشان کے لیے محبت پیدا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کو سوچنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل پر میسج ٹیون اتی۔۔۔۔۔ اس نے بے زاری
سے واٹس ایپ کھولا تو ان نون نمبر سے مسج آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔
اس نے کھولا تو۔

سلام۔۔۔۔۔ میں کاشان ہوں۔۔۔۔۔
میسج دیکھتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

وسلام۔۔۔۔۔

وہ اتنا ہی بول سکی۔۔۔۔۔

میرا نمبر سیو کر لو کبھی بھی مدد چاہیے ہو تو میں حاضر

اس کا ایجو جی دیکھ کر داین کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

پھر ٹائپ کیا

او کے

اور ساتھ ہی موبائل بند کر دیا۔۔۔۔۔

کاشان نے نمبر تو نکلوا لیا تھا۔۔۔۔۔

مگر وہ کو میسج کرتے ہوئے تھوڑا عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہ وہ برا نہ مان جائے۔۔۔۔۔

اللہ کا نام کے کر میسج کیا۔۔۔۔۔

میسج کرنے کے بعد وہ اس کو ریپلائے کا ویٹ کرتا رہا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بات جواب دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی کہ آج میڈم نے ریپلائے دے ہی دیا۔۔۔۔۔

اس کو سمجھ نہ آئے آگے کیا لکھے۔۔۔۔۔ تو نمبر سیدو کرنے کا بول دیا۔۔۔۔۔

اس کا او کے ریپلائے دیکھ کر اس کو تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔۔۔

تو کال کی مگر وہ موبائل بند کر چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ مایوسی سے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔۔

داین کو سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا

انزک اب کافی بہتر ہو گیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

بلکہ اب وہ آفس بھی جاتا ہے۔۔۔۔

گوہر بیگم۔۔ بھی ارشین کو بہت زیادہ پیار کرتی۔۔۔ انوک بھی بولتا کہ اس کو دیکھتے ہی مجھے بھول جاتی

ہیں۔۔۔ اس کے منہ بنانے پر سب ہنس دیتے۔۔۔۔۔

ار شین بھی انک سے محبت کرنے لگی۔۔۔۔۔

چیمہ کی خبر ہر جگہ آگ کی طرح پھیل گئی۔۔۔۔۔

کہ وہ کتے برے کاموں میں۔۔۔ لوں تھا۔۔۔ اس کے جو بھی آدمی تھے سب کو سزا سنائی گئی۔۔۔

چیمہ کی ساری پراپرٹی بھی حکومت نے ضبط کر لی۔۔۔۔۔

انک کو آرمی کی پوسٹ پر بھی آفر دی گئی۔۔۔۔۔ مگر اس نے انکار کر دیا کہ میں کسی کے انڈر کام نہیں کر

سکتا۔۔۔

اپنے ملک کی حفاظت وہ اپنے طریقے سے کرنا جانتا ہے۔۔۔۔۔

اس کو ایک تقریب میں بھی بلایا گیا جہاں اس سر ہا گیا۔۔۔۔۔ اور ایوارڈ بھی دیا۔۔۔۔۔

جبران صاحب کی بھی ناراضگی دور ہو گئی۔۔۔۔۔

غلط فہمی بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔ ان کو بہت خوشی ہوئی کہ ان کے بیٹا آج کامیاب ہوا۔۔۔۔۔ اور سر فخر سے

بلند ہو گیا۔

شبانہ کا رشتہ بھی جبر ان صاحب نے کروایا۔۔۔۔۔ اپنے دوست کے بیٹے سے۔۔۔۔۔ وہ اپنے گھر بہت خوش تھی۔۔۔۔۔ وقت اور حالات اس میں ٹھہر دس پیدا کر دیا ہے۔۔۔۔۔

اب وہ اپنے شوہر کے ساتھ لندن میں رہ رہی تھی۔۔۔۔۔

اب بات کرتے ہیں دانیل اور کاشان کی جواب ایک دوسرے سے کافی کلوز ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ کاشان
۔۔۔۔۔ انزک۔۔۔ اور کبھی کبھی ارشین بھی اجایا کرتی تھی۔۔۔۔۔

ان کی ایک دو دن تک نکاح رکھا گیا تھا اور ارشین کا بھی ولیمہ رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔

دائین بھی کاشان سے محبت کرنے لگی۔۔۔۔۔

کاشان نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ جو منعی خیز بات نہیں کی۔۔۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔۔ ایسا کرنا معیوب لگتا ہے۔۔۔۔۔ ابھی وہ دوست جیسے ہی رہتے۔۔۔۔۔

دائین کو بھی اس کی یہ بات بہت اچھی لگی۔۔۔۔۔

کاشان۔ ہی اس کو یونی لے کر آتا اور لے کر جاتا تھا۔۔۔

ارشین کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے وقت دیکھا۔۔۔ تو گھڑی کی چھوٹی سوئی چار بج رہی تھی کیونکہ

۔۔۔ کیونکہ آج سب نے داین کے گھر جانا تھا۔۔۔ تو وہ انک کے آفس سے آنے سے پہلے تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ایرنگ ڈال رہی تھی کہ آئینے میں سے انزک کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ آکر اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔
 دیکھو سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔۔ کتنے مکمل لگ رہے ہیں نا۔۔۔ وہ اس کے قریب کھڑا سرگوشی کرتا بولا

اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔
 آپ فریش ہو جائیں میں امی کو دیکھ کر آتی وہ بہانہ ڈھونڈتے بولی۔۔۔۔۔ جاؤں جی جاؤں۔۔۔۔۔ آنا تو
 میرے پاس ہی ہے نہ۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر ایک آنکھ دباتا بولا۔۔۔۔۔
 وہ اس کو گھورتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔ انزک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔

اس وقت سب خوش گپیوں میں مصروف ہیں۔۔۔۔۔
 کاشان۔۔۔۔۔ اس کے گھر والے۔۔۔۔۔ انزک کی فیملی۔۔۔۔۔
 سب آج اکٹھے ہوئے تو کافی رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔
 وہ سب لاونج میں موجود تھے۔۔۔۔۔
 آج دانیل کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی اور رخصتی پر ہی انزک اور ارشین کا ولینہ رکھا گیا۔۔۔۔۔

شادی کی ڈیٹ ایک ہفتے بعد کی ڈسائنڈ ہوئی تھی۔۔۔۔۔
 رات کا فینہ چکی تھی تو انزک کھڑا ہو گیا صوفے سے جانے کیلئے۔۔۔۔۔
 ماما بابا ہم چلیں۔۔۔

وہ۔ ان کو دیکھت بولا۔۔۔۔۔

دائین کچن سے باہر آ گئی۔۔۔۔۔

کیوں بھائی۔۔۔۔۔ اب ارشین ولیمہ کر کے جائے گی ابھی تو کوئی نہیں جاسکتی ورنہ۔ لڑکی پر روپ۔ نہیں اتنا

وہ گردن۔ اکڑاے بولی۔۔

میں تولے کر جاوگا۔۔۔۔۔

وہ بھی ہتے سے اکڑ گیا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا تھیک کہہ رہی ہے ولیمہ تک نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔ پھر ویسے بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہی

رہے گی۔۔۔۔۔ اکبر صاحب بولے۔۔۔۔۔

دائین نے بڑوں کی طرح کنھا تھپک کر خود کو شاباشی دی۔۔۔۔۔

اور جلا دینے والی مسکراہٹ اچھالی۔۔۔۔۔

انزک کا تو چہرہ ہی اتر گیا۔۔۔۔۔

ارشین کو انزک کی شکل دیکھ کر ہسی آ گئی۔۔۔۔۔

چلو بیٹا چلتے ہیں کافی لیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

ارے آپ سب یہی روک جاتے۔۔۔۔۔ ٹائمہ بیگم ان کو کھڑا دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔ نہیں ٹائمہ کافی وقت

ہو گیا تو نکلتے ہیں۔۔۔۔۔ گوہر بیگم۔ مسکرا کر بولی۔۔۔۔۔

چلیں صبح جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا کر کہنے لگی۔۔۔۔۔

جاتے ہوئے انزک چہرے پر ہاتھ پھیرتے وارن کیا۔۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔۔ ارشین مسکرا کر وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

کاشان بھی داں لین کو کافی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اس کے دل پر قہر ڈھا رہی تھی۔۔۔۔۔ وائٹ فراک

میں۔۔۔۔۔ ساتھ چھوری دار پاجامہ۔۔۔۔۔ گلے میں وائٹ ہی دوپٹہ ہلکے میک اپ میں بالوں کو ہلکا سا رول کیا

ہو تھا۔۔۔۔۔

دائین اس سے چھپتی پھہر رہی تھی

گھر میں آج گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔

ثائمہ بیگم بھی آج بہت خوش تھی۔۔۔۔۔

وہ دائین کے روم میں اس کو جگانے آگئیں۔۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولا تو بیڈ پر الٹی لیٹی خراٹے لے رہی تھی بال کچھ بیڈ پر اور کچھ اس کے چہرے کو چھپائے

ہوئے ہے۔۔۔۔۔

ان کو باتھ روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔ شاید ارشین باتھ میں تھی۔۔۔۔۔

دائین اٹھ جاو گیارہ بج رہے ہیں۔۔۔۔۔ ارشیں ن صبح سے کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔ مہمان آئے ہوئے ہیں
کیا سوچتے ہو گئے۔۔۔۔۔

ماں پلیز سونے دو نہ۔۔ ابھی بہت نیند آرہی۔۔۔۔۔
میں ابھی جا رہی ہوں اگر نہ اٹھی تو جوتالے آو گی میں۔۔۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر بولی۔۔۔ اور کمرے سے
چلیں گئی۔۔۔۔۔

ارشیں باہر آئی۔۔۔۔۔ تو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔۔
دائین اٹھ بھی جاو۔۔۔۔۔ آج مہندی ہے تمہاری۔۔۔۔۔ ورنہ تائی جان غصہ ہو گی۔۔۔۔۔
وہ شیشے میں س کو سوتے دیکھ بولی۔۔۔۔۔

اس کو اٹھتے نہ دیکھ ارشیں کو ایک انڈیا آیا۔۔۔۔۔
کاشان بھائی آپ۔۔۔۔۔
اس کی آواز سنی۔۔۔۔۔ تو ہر بڑا کر اٹھ گی۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

کدھر ہے وہ۔۔۔۔۔ وہ دروازے کی جانب دیکھتے بولی۔۔۔۔۔
ارشیں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

دائین کو جب سمجھ آئی۔۔۔۔۔ تو غصے سے بیڈ سے اٹھی۔۔۔۔۔ اور اس کو مارنے کے لیے بھاگی۔۔۔۔۔
ارشیں ہنستی ہوئی دروازہ بھی بند کر کے چلی گئی۔۔۔۔۔ جب کے دائین دانت پستے ہاتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد دونوں نے ناشتہ کیا۔۔۔ اور ایک دو چیزیں لینے بازار چلی گئی۔۔۔۔۔
 شام کے وقت وہ واپس آئیں کیونکہ داینن ہر دکان پر رک جاتی۔۔۔۔۔
 تم لوگ آ گئی۔ چلو جا کر تیار ہو جاو۔۔۔۔۔ ٹائمہ بیگم جو کچن میں ملازمہ کو کام سمجھا رہی تھیں۔۔۔ ان کو دیکھ کر
 بولی۔۔۔

اچھا تائی امی میں اس کو تیار کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔
 ارشین نے مسکرا کر داینن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔۔۔
 ٹائمہ بیگم بھی جواب میں مسکرا دی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ وہ بول کر دوبارہ کام والی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔
 داینن شیشے کے سامنے تیار بیٹھی تھی۔۔۔ جب ٹائمہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔
 ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ انھوں نے اس کو چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیے بولی اور اس کا ماتھا
 چوما۔۔۔۔۔
 www.urdu novels mania.com

ارشین اکو تیار کر کے کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔ جب وہ کمرے میں آئی تو دونوں کی نم آنکھیں دیکھ کر اس
 کی آنکھوں کے پوریں بھیگ گئی۔۔۔۔۔

ٹائمہ بیگم نے جب سامنے دروازے کے پس دیکھا تو اس کو بھی اشارے سے پاس بلایا اور گلے سے لگا
 لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زیادہ ایمو شنل نہ کریں۔۔۔۔۔ ورنہ میرا بھی رورو کر میکا پ خراب ہو جائے گا۔۔۔۔۔
اس نے منہ بنا کر بولا۔۔۔۔۔

سے وسب کا کمرے میں قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

شام کا وقت ہو گیا تھا اور مہمان بھی آنے لگے جو قریبی تھے۔۔۔۔۔

کاشان اور دانیل کی مہندی آکھٹی رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ آئے تو ان کا پھولوں سے بھرپور استقبال کیا گیا۔۔۔۔۔

انزک کے گھر والے بھی ساتھ ہی آئے تھے۔۔۔۔۔

ارشین اور انزک کی نظریں ملیں۔۔۔۔۔ تو ارشین کا دل بے ساختہ دھڑکا۔۔۔۔۔ کیوں کہ وہ انزک کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

دانیل کو باہر لایا گیا اور سیٹیج پر کاشان کے پاس بیٹھا دیا۔۔۔۔۔

گھر دلہن کی طرح سجایا گیا۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

کاشان کو دانیل۔۔۔۔۔ کا گھونگھٹ دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔۔۔۔۔

وہ بار بار دانیل کو کان میں بول رہا تھا کہ گھونگھٹ اوپر کرو۔۔۔۔۔

مگر وہ تو کانوں میں روئی دیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کر لو آج تنگ کل میرے پاس ہی آو گی نہ۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر داینن کو کان کی لو جلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔
 ایسے ہی سب نے رسم۔۔۔۔۔ اور رات دیر تک جشن رہا۔۔۔۔۔
 سب بڑے اندر کمروں میں چلے۔۔۔۔۔ جب کے سب youngsters۔۔۔۔۔ نے خوب ہلا گولا کیا۔۔۔۔۔
 آج نئے دن کا سورج طلوع ہوا کیونکہ آج برات تھی اور ولیمہ بھی۔۔۔۔۔ داینن اور ارشین پالر گئی ہوئی
 تھی۔۔۔۔۔

شبانہ بھی اپنے ہزبینڈ کے ساتھ صبح ہی آئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بہت بدل گئی۔۔۔۔۔ بالکل نرم مزاج۔۔۔۔۔ اور
 سر پر ہر وقت وائزر ہوتا۔۔۔۔۔ اس نے ارشین سے بھی معافی مانگ لی۔۔۔۔۔
 اس نے بھی کھلے دل سے اس کو معاف کیا اور گلے لگایا۔۔۔۔۔
 شام کے وقت سب ہال پہنچے۔۔۔۔۔
 داینن اور ارشین تیار ہو کر بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔
 ان کو لینے کیب نے آنا تھا مگر کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی کیب نہیں آئی۔۔۔۔۔ تو انھوں نے ٹائم
 بیگم کو کال کی۔۔۔۔۔ کے کسی کو بھیج دیں۔۔۔۔۔

وہ ابھی پریشان سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب۔۔۔۔۔ داینن کی گھونگھٹ سے آواز آئی۔۔۔۔۔
 یار کتنی دیر ہے میری ٹانگیں ٹوٹ جاتی ہیں اور اوپر سے یہ گھونگھٹ۔۔۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں غرائی۔۔۔۔۔
 بس کچھ دیر۔۔۔۔۔ ابھی وہ اس کو مزید تسلی دیتی۔۔۔۔۔ کہ اس کو انزک کار پارک۔۔۔۔۔ کر تاد کھائی دیا۔۔۔۔۔

ارشین شکر کرتی پاس گئی۔۔۔ تو سامنے ہی وہ ساکت کھڑا اس کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔
اس نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے اس کو ہوش کی دنیا میں لائی۔۔۔۔۔

Peach کلر کی میکسی۔۔۔۔۔ جو اس کے پیروں تک ہے۔۔۔۔۔ بالوں کا میسی سا جوڑا بنا ہے۔۔۔۔۔ سر پر دوپٹہ
اوڑھ کر۔۔۔۔۔ ہلکے میک اپ۔۔۔۔۔ اور لائٹ سا ہو پیچر کا گلوں لگاے۔۔۔۔۔ ہلکی سی جیولری میں اس کا ضبط
ازما رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ انشک کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ جب داینن نے پچھلا دروازہ کھولا تو۔۔۔۔۔ کا شان اس کو دیکھ کر سارے
دانتوں کی نمائش کروانے لگا۔۔۔۔۔

داینن اس کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔۔ مگر مرتی کیا نہ کرتی ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔
یار اب گھونگھٹ تو اٹھا دو۔۔۔۔۔ حد ہے کل بھی گھونگھٹ تھا آج بھی۔۔۔۔۔
انزک گاڑی چلانے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔ ابھی نکاح نہیں ہوا اور تھوڑا فاصلہ رکھے۔۔۔۔۔ وہ بمشکل قہقہہ ضبط کرتے بولی۔۔۔۔۔
کا شان بھی بعد میں بدلہ لینے کا سوچ کر آرام سے سامنے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

ہال میں داخل ہوتے ہی سب کی نظریں ان پر جمی تھیں۔۔۔۔۔ کوئی حسد سے دیکھ رہا تھا تو کوئی حسرت
سے۔۔۔۔۔

انزک نے بلیک شرٹ ساتھ بلیک ہی پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔۔۔ بالوں کو جیل سے کھڑا کیا ہو تھا۔۔۔۔۔ وہ کوئی فیلم کے ہر وجیسا لگتا تھا۔۔۔۔۔

کاشان نے بھی لملیک شیروانی ڈال رکھ تھی۔۔۔۔۔ گلے میں ایک مالا تھی۔۔۔۔۔ جو شہزادہ لگا سب کو۔۔۔۔۔ داینے نے بلڈ۔ ریڈ میں لہنگا ڈالے۔۔۔۔۔ اور گھونگھٹ کیے کاشان کے ساتھ قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اسٹیج پر آئے تو سب نے ان کو سراہا۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد کاشان اور داینے کا نکاح پڑھایا گیا۔۔۔۔۔ داینے کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔۔ جو اپنے انسو روکنے کی کوشش میں۔۔۔۔۔ تھی اس کو آج اباجی بہت یاد آئے کہ اگر وہ آج ہوتے تو کتنا خوش ہوتے۔۔۔۔۔

سب کزنس نے۔۔۔۔۔ ڈانس کیا۔۔۔۔۔

ہر گانے پر سب پر جوش ہوتے۔۔۔۔۔

کبھی سیٹی بجاتے تو کبھی۔۔۔۔۔ ہو طرف ہو ٹنگ اور تالیوں کا شور تھا۔۔۔۔۔ کاشان بھلا کیسے آرام سے بیٹھتا۔۔۔۔۔ وہ بھی سنگھڑاڈالنے اسٹیج پر چلا گیا۔۔۔۔۔ اس کے ڈانس پر سب ہنس رہے تھی کیونکہ وہ ڈانس کم چھلانگے زیادہ لگا رہا تھا وہ نہ کرتے انزک کو بھی اسٹیج پر لے آیا۔۔۔۔۔ داینے تو اس کی حرکتیں دیکھ کر ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ ارشیں بھی اپنے ہونٹ ایک دوسرے میں دبائے ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کھانے کا دور چلا۔۔۔۔۔

تو د لہاد لہن۔ کو سٹیج پر۔ ہی کھانا دیا گیا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور ہوا تو دانیل اور ارشین کو دعائیں دے کر رخصت کیا گیا۔۔۔۔۔

دائیں ٹائمہ بیگم کے گلے لگے بہت روئی۔۔۔ ظاہر ہے اپنا گھر چھوڑ کر پرانے گھر جانا آسان تو نہ تھا۔۔۔۔۔

انزک اور ارشین نے ادھر ہی روکنے کا بولا تو انزک مان گیا۔۔۔ ارشین اور انزک ادھر ہی روک گئے۔۔۔

دائین کو لا کر کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔ تو وہ بھی گھونگھٹ اٹھا کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

کمرہ کافی بڑا ہے۔۔۔ اور اس کو بہت خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا۔۔۔۔ بیڈ کے گرد بنائی گئی پھولوں

اور نیٹ سے بنائی گئی چار دیواری بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ بیڈ بھی پھولوں سے سجا ہوا۔۔ بہت

خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کاشان کمرے میں داخل ہوا تو اس نے واپس دوپٹہ منہ پر گرالیا۔۔۔۔۔

وہ دروازے کو لاک کر تا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

دائین سمت گئی۔۔۔۔۔

السلام علیکم جی!

وہ اس کو دیکھتے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

دائین کی زبان تالو سے لگ گئی۔۔۔ س لیے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

اجازت ہے جی۔۔۔۔۔ اب تو پوری پوری اجازت ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کا گھونگھٹ اٹھانے کیلئے اجازت طلب کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے اس ک گھونگھٹ اٹھایا۔۔۔۔۔ تو مبہوت سا اس کو دیکھتے گیا۔۔۔۔۔
 ماتھا پیٹی ٹکائے۔۔۔۔۔ دلہن والے میک اپ میں۔۔۔۔۔ اور ڈیپ مہرون کلر کی لپ سٹک سے سجے ہوئے۔۔۔۔۔

اس کی مسکرائے سے لیس اٹھتی گرتی پلکیں۔۔۔۔۔ نوز رنگ۔۔۔۔۔ اور گلے میں خوبصورت سا ہار ڈالے کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کاشان کی نظریں تو اس کے چہرے کا طواف ہی کر رہی تھی۔۔۔۔۔
 واہ ماشاء اللہ۔۔۔۔۔

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
 وہ تو ٹانس کی کیفیت میں اس کو دیکھتے بولا۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔۔
 ارشین ابھی چیلنج کرنے جا ہی رہی ہے جی جب انزک کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔
 اس کو دیکھ کر وہ اگے بڑھا اور اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ارے کہاں جا رہی۔۔۔۔۔

چینج کرنے جا رہی تھی تھک گئی ہوں نہ۔۔۔۔۔ وہ اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی۔۔۔۔۔ جب انک اس پر جھکا اور اس کی بولتی بند کر دی۔۔۔۔۔ پیچھے ہوا تو اس کا چہرہ الال ٹماڑ بنا ہو تھا۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔ اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔ اور کان کی لو کو دانتوں سے ہلکا سا دبایا تو اس کے منہ سے سسکاری نکلی

اس نے آنکھیں بند کی تو۔۔۔۔۔

تو انک نے پاکٹ سے ڈبی نکالی۔۔۔۔۔

جس میں سے پائل نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے وہ نکالی اور ارشین کو آنکھیں کھلنے کا کہاں۔۔۔۔۔

کیسی ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر نظر ٹکاے بولا۔۔۔۔۔

بہت پیاری۔۔۔۔۔ وہ اتنا ہی بولی۔۔۔۔۔

میں پہنا دوں۔۔۔۔۔ www.urdu novelsmania.com

ارشین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

وہ اس کو لیے بیڈ کے پاس آیا اور اس کو بیٹھا دیا۔۔۔۔۔ اس کا پاؤں پکڑ کر اپنے گھٹنے پر رکھا۔۔۔۔۔

وہ بار بار پیچھے کر رہی تھی مگر اس نے اس کو گھری سے نوازا تو وہ بھی۔۔۔۔۔ روک گئی۔۔۔۔۔

اس نے پائل ڈالتے۔۔۔۔۔ اس کے سفید و گلابی پاؤں چوم لیے۔۔۔۔۔

زندگی میں بہت سی مشکلات آتی ہیں مگر کامیاب وہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جو ہمیشہ اللہ کی ذات سے ناامید نہیں ہوتا۔۔۔ وہ ازما تا سب کو ہے مگر اس آزمائش کو پورا کوی کوی کرتا ہے۔۔۔ اپنی بجھی مت سوچنا کہ اللہ آپ کو بھول گیا ہے۔۔۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔۔۔ بہلا ماں بھی اپنے بچوں کی فکر کرنا بھولتی ہے۔۔۔۔۔ اللہ جی تو آپ کو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا۔۔۔ ہے۔۔۔ اس لیے ہمیشہ شکر کیجئے۔۔۔۔۔ ہر حال میں۔۔۔۔۔ وہ کبھی آپ کو نہیں اکیلا چھوڑے گا۔۔۔۔۔